SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, February 29, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نور السموت و الارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح۔
المصباح فی زجاجۃ الزجاجہ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ
مبرکۃ زیتونہ لا شرقیہ و لا غربیہ۔ یکاد زیتہا یضی ولو لم
تمسسہ نار ۔ نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشآء ۔ و یضرب
اللہ الامثال للناس۔ و اللہ بکل شی علیم۔

ترجمہ۔ خدا آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے کہ گویا ایک طاق ہے جس میں چراغ ہے اور چراغ ایک قندیل میں ہے اور قندیل (ایسی صاف شفاف ہے کہ) گویا موتی کا سا چمکتا ہوا تارا ہے ۔ اس میں ایک مبارک درخت کا تیل جلایا جاتا ہے ۔(یعنی) زیتون کہ نہ مشرق کی طرف ہے نہ مغرب کی طرف (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) اس کا تیل خواہ آگ اسے نہ بھی چھوئے جلنے کو تیار ہے (بڑی) روشنی پر روشنی (ہو رہی ہے) خدا اپنے نور سے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے ۔ اور خدا(جو) مثالیں بیان فرماتا ہے (تو) لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

(سورۃ النور آیات ۲۴ تا ۳۵)

و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(اس موقع پر متعدد اراکین point of order کے لئے اصرار کرنے لگے)

Mr. Chairman: My God there are so many of them.

تشریف رکھیئے، میں باری باری سب کو سن لیتا ہوں۔ جی میمن صاحب۔

FATEHA

جناب نثار احمد میمن: جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ آج اس ایوان میں ہمیں فاتحہ پڑھنی چاہیئے کیونکہ ایڈمرل صدیق چوہدری صاحب جمعہ کی رات کو انتقال کر گئے۔ یہ وہ شخص تھے جو کہ پاکستان نیوی کے پہلے کمانڈر تھے اور اصولی طور پر انہوں نے پاکستان کی self reliance کے لئے ہمیشہ جدوجہد کی، انہوں نے انہی اصولوں کے تحت جنرل ایوب کے زمانے میں resign کیا تھا because he believed in a self reliance on the Pakistan defence، میں پروفیسر غفور صاحب سے گزارش کروں گا کہ ان کے لئے فاتحہ پڑھی جائے۔

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! چوہدری صاحب کے لئے تو پڑھتے رہیں گے لیکن وانا میں جو 13 لوگ شہید ہوئے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ پڑھی جائے۔

جناب چیئرمین: سواتی صاحب! آپ کا بھی یہی piont ہے۔بیٹھیں، اکٹھے فاتحہ پڑھ لیتے ہیں، تشریف رکھیئے۔ مولانا گل نصیب صاحب فاتحہ پڑھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سب اکٹھے بول رہے ہیں، میں کسی کو بھی نہیں سن پا رہا۔میرا خیال ہے فاتحہ پڑھ لیں پھر اس کے بعد میں سب کو سن لیتا ہوں۔ جی پڑھیں۔

(اس موقع پر مولانا گل نصیب صاحب نے فاتحہ پڑھائی)

جناب چیئرمین: جی سواتی صاحب۔

POINT OF ORDER RE: THE FIRING INCIDENT IN WANA CAUSING DEATHS OF CIVILIANS

Mr. Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman, more than eleven precious lives our brethern have been wasted. I totally agree with your administration that Pakistani soil should not be used by terrorist extremist. But we are going to draw a line between the terrorist and the citizen of the state. I think it is miserable, it is despicable that the parliamentary session is on and we have not been briefed by any member of the administration by our Home Minister at all about this operation. This slaughter is continuous, it should be completely stopped and the Parliament should be taken into confidence as to what is going on the soil of Pakistan. Thank you.

Mr. Chairman: I will send for the Interior Minister. Yes Mr. Afridi.

جناب حمید اللہ جان آفریدی: شکریہ جناب چیئرمین! اس سے پہلے بھی پنجاب کے صوبائی وزیر لاپتا ہو چکے تھے اور پورے پاکستان میں یہی تاثر تھا کہ یہ واقعہ tribal area میں ہوا

ہے اور tribes اس کے responsible ہیں۔ جب وہ 23 دن کے بعد دریافت ہوئے تو اس واقعے کا فاٹا سے کوئی تعلق نہیں تھا اور وہ بنوں کے settled area سے دریافت ہوئے۔ 23 دن وہ settled area میں ہی رہے اور جس وقت سے وہ غائب ہوئے تھے ان کا ادھر ہی قیام تھا۔ 40، 50 بندوں کو زبردستی پکڑ کر 25 دن جیلوں میں بند رکھا گیا۔ جناب! اس بات پر کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوئی جبکہ وہ واقعہ tribal area میں ہوا بھی نہیں تھا اور وہ لوگ responsible بھی نہیں تھے۔ ان لوگوں سے یہ پوچھا جائے کہ آخر ان کو 20، 25 دن بیجا کیوں بند رکھا گیا؟ انہوں نے ہائیکورٹ میں writ کی، انہوں نے کہا FCR لاگو ہوتا ہے we have nothing to do with this. تو آخرکار اس کا کوئی تو ذمہ دار ہو گا؟ ان سے پوچھا جائے کہ جب وہ responsible بھی نہیں تھے تو ان کو اتنے عرصہ تک بند کیوں رکھا گیا؟

جناب چیئرمین: میں عرض کروں گا کہ پرسوں شام کو Interior Minister صاحب آئے تھے اور اگر سارے وہی point ہیں تو I will convey this.

جناب حمید اللہ جان آفریدی: جناب! Interior Minister تو آج تک ہمیں اس ہال میں نظر نہیں آئے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، وہ Friday کو آئے تھے لیکن کئی لوگ نہیں تھے۔

جناب حمید اللہ جان آفریدی: جناب! وانا کے آپریشن کا یہ حال ہے کہ ان کی اپنی communication کے مطابق جو گاڑی wanted نہیں تھی اور جس میں عام civilian لوگ سبزیاں لے کر گھر جا رہے تھے، ان پر بیجا فائرنگ کر کے انہیں ادھر ہی مار دیا گیا۔ Mr. Chairman, I request this honourable House کہ اس کے لئے ایک high level committee بنائی جائے and whoever is responsible for this sort of action should be taken at task. تاکہ ہمیں یہ احساس ہو کہ ہمارے ساتھ اگر ایسا ہوتا ہے تو کوئی پوچھنے والا بھی ہے۔ جناب چیئرمین! اگر ایسا نہ ہوا تو ہمیں اس بات کی بہت زیادہ تکلیف ہو گی۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: I think when Minister comes he will hear it, then

we will do it.

اجمل صاحب! آپ کا بھی یہی point تھا؛ میں سب کو موقع دوں گا لیکن اسی point کو دہرائیں مت' to the point رکھیں۔ اس issue پر ہم بعد میں debate رکھ سکتے ہیں۔ جی اجمل صاحب۔

جناب محمد اجمل خان: I am sure کہ اس میں سارے القاعدہ کے نہیں تھے' بے گناہ لوگ مارے گئے ہیں۔ اس کی enquiry ہونی چاہئیے and action should be shown to the House کہ یہ action وہاں کیا گیا ہے۔ This is the demand of all the tribal representation in this House.

جناب چیئرمین: جی خورشید صاحب

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں بڑے دکھ کے ساتھ حکومت کے اس رویئے پر اپنی تکلیف اور پورے ملک کے اضطراب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ وانا میں South وزیرستان میں جو کچھ ہو رہا ہے' خاص طور پر کل جو واقعہ ہوا ہے' اس کی جتنی معلومات آئی ہیں' BBC پر بھی' direct ہمارے contact سے بھی' حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ شہید ہوئے ان کا کسی group سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس موقع پر کوئی cross firing نہیں ہوئی ہے۔ شاید' نقشے میں جو بات کی جا رہی ہے کہ اس گاڑی سے پہلے کوئی smugglers تھے جو آسانی سے نکل گئے اور اس کے بعد civilian bus پر firing کی گئی ہے' تیرہ افراد شہید ہو گئے ہیں جس میں وزیرستان کے اور ہمارے مہاجرین ہیں اور کوئی اسلحہ' کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ جناب والا! ہم دراصل پاکستان first کے نام پر' امریکہ first کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں اور جو اشارہ وہ لوگ کر دیتے ہیں اس کے بعد کوئی information نہیں ہے۔ آج تک وہ 9/11 کے واقعہ کے بارے میں نہیں بتا سکے کہ کیا intelligence تھی۔ اب یہ بات خود سامنے آ رہی ہے کہ عراق کے معاملے میں ان کی intelligence کچھ تھی اور وہ دھوکا کوئی اور دے رہے تھے۔ ہم ان کے اشاروں پر اپنے لوگوں پر گولیاں چلا رہے ہیں' نتیجہ یہ ہے کہ پورا tribal area اس وقت seriously discontent ہے' وہاں پر عوام بیزار ہیں۔ وہاں جو tribal leaders ہیں جو پاکستان کے وفادار ہیں جو تعاون کر رہے ہیں' ان کا حال یہ ہے کہ ہماری security ختم ہو گئی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ

اس طریقے سے پاکستانی فوج اور tribal عوام، tribal قوتوں کے درمیان تصادم، نفرت سے بڑھ کر تشدد پر جا رہا ہے۔ یہ پاکستان کے لئے بے حد خطرناک چیز ہے۔ امریکہ ہماری مدد کو نہیں آئے گا، یہ ہمارا ایک حصہ ہیں، ان کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور President کے خطاب کو چاہے ہمیں suspend کرنا پڑے لیکن آپ مطالبہ کریں کہ وزیر داخلہ یہاں آئیں، وزیر اعظم یہاں آئیں اور ہمیں بتائیں کہ کیا ہو رہا ہے؟ نہ صرف یہ بتائیں کہ کیا ہو رہا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کو رکوائیں۔ ہمارے لئے رکوائے بغیر کوئی راستہ نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب سانکزئی۔ سب کو موقع ملے گا، پیچھے سے آگے آ رہا ہوں تاکہ ایک دفعہ ہو جائے۔ جی، جی رضا صاحب! میں آپ کو بھی موقع دوں گا، تشریف رکھیں۔ مہربانی کر کے مختصر فرمائیں۔

ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی: جی ہاں مختصر عرض کروں گا۔ جناب گزارش یہ ہے کہ 28 کی شام کو جو 9 بجے خبرنامہ دیا جاتا ہے، اس میں میرا نام غلط پڑھا گیا ہے، یہ TV کی پانچویں غلطی ہے۔ جان بوجھ کر کرتے ہیں یا ان کو مذاق سوجھتا ہے۔

جناب چیئرمین: ایسی کوئی بات نہیں ہوگی، وسیم صاحب سن رہے ہیں، یہ ضرور convey کریں گے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی: جناب! ایک سال ہو رہا ہے، ان کو ابھی تک سینیٹروں کے نام صحیح معلوم نہیں ہیں۔ اگر یہ وسیم سجاد صاحب کو، سجاد خان کہہ دیں گے تو میرے خیال میں یہ برا ہے، اچھا نہیں ہے۔ آپ کے توسط سے ایک گزارش یہ ہے کہ TV والے ذرا کان کھولیں اور ذرا ہوش کے ناخن لیں۔ نام غلط نہ پڑھیں۔ ہم بھی پاکستانی ہیں، ایک بات۔ دوسری یہ ہے کہ میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ آپ نے اتوار کے دن اجلاس رکھا، یہ ہمارے سینیٹ کی پہلی روایت ہے۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی آپ اتوار کے دن رکھیں گے تاکہ جمعہ کو چھٹی کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! جیسا کہ ساتھیوں نے فرمایا کہ وانا کا جو operation ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہاں سے جو dictation ملتی ہے اس کے مطابق ہے کہ ہم اپنے لوگوں کو وہاں پر ماریں۔ فوج بھی ہماری ہے، ہم فوج سے ہیں، فوج ہم سے ہے۔ ہم پاکستان کی سالمیت دیکھنا چاہتے ہیں جناب چیئرمین! امریکہ جو بھی کہے لیکن ہمارے حکمران سوچیں، سمجھیں کہ وہاں تیرہ بے گناہ لوگ شہید ہو گئے۔ میرے پیچھے والے ساتھیوں نے شروع میں کہا تھا کہ وہ وہاں پر دہشت گردوں کو تلاش کر رہے ہیں کہ دہشت گرد کون ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی دہشت گرد یہاں نہیں ہے۔ امریکہ نے یہ خوامخواہ ایک لفظ ہمیں سکھایا ہے، اس کو استعمال کرو تاکہ آئندہ پاکستان پر حملہ کرنے کے لئے راستہ ہموار کریں۔ جناب! میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے، اگر اس operation کو نہ روکا گیا تو اس کے بہت سخت results سامنے آئیں گے۔ وہاں لوگ اور فوج آپس میں لڑیں گے۔ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں اور پوری قوم کو بھی اس پر تشویش ہے۔ آپ ابھی وزیر داخلہ کو طلب کریں بلکہ وزیر اعظم کو بھی۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ otherwise یہ سارے ساتھی بات کریں گے۔ پھر آخر میں ہم اتنا تو کر سکتے ہیں کہ اس House سے چلے جائیں۔

دوسری بات، جو لورالائی بلوچستان میں بس اغوا ہوئی تھی، تین دن گزرنے کے باوجود وہ لوگ برآمد نہیں کیے جاسکے۔ اس کے لئے بھی وزیر داخلہ کو آپ نے بلایا تھا لیکن کوئی وضاحتی بیان اس ہاؤس میں نہیں دیا گیا۔ تو ابھی تو اجلاس جاری ہے۔ جناب چیئرمین! اگر اس طرح واقعات کا آپ نوٹس نہیں لیں گے تو لوگ ہم سے سوال کریں گے کہ ...you are Senator

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب! ذرا مختصر رکھیئے۔ اس دن وزیر داخلہ آئے تھے، آپ نہیں تھے۔ وسیم سجاد صاحب آپ کو جواب دے سکتے ہیں۔ جی وسیم صاحب۔

جناب وسیم سجاد: یہ جو واقعہ ہوا لورالائی کا یہ بڑا unfortunate incident ہے اور اس سلسلے میں

the law enforcing agencies, sir, are taking all the possible measures. Obviously the prime objective is that we should be able to secure the

release of these people with safety because obviously their valuable lives are involved and one would not like to take any action which would put these lives at risk but nevertheless, sir, all the law enforcement agencies are using all possible resources. The helicopters are being used now and one person has been killed, one of the decoits, he has also been identified. But the operation is still continuing and we hope and we pray, sir, that we are able to have these people released safely. That is prime objective and the government is doing everything possible in that respect. As the events unfold and we will get full picture and we will get more information. We will keep the House informed of the developments.

جناب چیئرمین: جی غفور صاحب۔ سب ممبر ذرا مختصر رکھیں۔

پروفیسر غفور احمد: فوج سرحدوں کی محافظ ہے۔ کل جو cold blooded murder ہوا ہے معزز شہریوں کا، یہ انتہائی تکلیف دہ چیز ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ کی سربراہی میں سینیٹروں کا ایک delegation وہاں جائے اور اس بات کو دیکھے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ فوج وہاں سے withdraw کی جائے، یہ ملک کی سالمیت کے لئے ہے اور ملک کے دفاع کے لئے یہ بڑی خطرناک بات ہے۔ وہ فوج جو ہمارے سر کی تاج ہے، ہم اس کی عزت کرتے ہیں۔ ہم اس کی عظمت کے معترف ہیں، وہ فوج ہمارے شہریوں کو اس طرح مار رہی ہے کہ دشمن بھی اس طرح نہیں مارے گا۔ میں اس وقت شدید احتجاج کرتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کی فوری تحقیقات کی جائیں اور جو مجرم ہیں ان کو سزا دی جائے۔

Mr. Chairman: Mr. Khosa.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: The Interior Minister made a statement which has been published widely in the press that till such time Usama Bin Laden is arrested the operation shall continue. Is the

federation and the Federal Government mean that Usama Bin Laden is on the soil and within the territorial jurisdiction of Pakistan. Are they trying to give this impression to the world or they are admitting this that Usama Bin Laden is within the precincts of Pakistani territories and therefore, the operation would be ruthless wherever he moves around, the forces will continue behind him and they want to nab him either handover to America, United States of America whose ever dictates are being generated here or whatever they will do.

So, the first thing is that the federation must admit that Usama is on the Pakistani territory, is on the Pakistani soil or not, because what we have been listening all throughout is that Usama is not in Pakistan. We have nothing to do with Usama and his terrorist regime and his terrorist organization and they are not here at all. Now, suddenly the Interior Minister makes a blatant confession "these things damage Pakistan".

The second thing is ....

Mr. Chairman: Now be brief on one point that we have normal agenda.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: It is the same sir, in totality. I am only raising a point. The other thing is, that time and again the Supreme Court has ruled, starting from the FCR, striking it down to the criminal laws special provisions ordinance and the *Jirga* laws in Balochistan. They unified it. They said there will b e no discrimination, Article 25 comes in and they struck down the laws and said, all murder

cases would be punishable with death and the ordinary laws would take over and there is no concept of *Jirga* award in 14 years. Now they were abolished.

What is the status of that area? Kindly see whenever people go, their jurisdiction does not extend. Then which jurisdiction extends in Wana and in that part of Pakistan, because the Supreme Court says, it is a singlest country and a single law shall regulate under Article 25 and struck down all the other laws. Why is the Federal Government not enacting to implement the judgement of the Supreme Court and in accordance with the principles of Islam and equality and the Supreme Court's judgement under Article 189 and 190 is binding. Sir, kindly see now article----------

Mr. Chairman: Please be seated. You see that you are starting a new debate.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa:No, no, it is the same.

Mr. Chairman: Right, then proper notice is required, this is not a matter of point of order.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, it is the same. I am coming to the Wana incident.

Mr. Chairman:You understand, Wana incident which happened, anything related to that but this is a different issue.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Yes sir, I am coming to the Wana incident.

Mr. Chairman: Please be brief because we have the agenda for other speakers also. So, we cannot give so much time to it.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: O.K. Sir, now Article-245 says that the armed forces shall work in aid of the civil government, has the civil government directed, has the Federal Government directed the armed operation in Wana or is it an operation by some other organization and by some other entity, that Pakistani people want to know this, how this armed operation is taking place, under whose direction is it taking place? What is the purpose of this that people are being killed over there? Thirteen precious lives of Pakistanis have lost and my friends in the FATA have rightly protested and all the House is concerned about this. Every Pakistani is concerned about this. So, I would suggest that there be---------

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Nisar Memon. I will come to you, please sit down.

سردار محمد لطیف خان کھوسہ: اس ہاؤس کی کمیٹی بنائی جائے۔

جناب چیئرمین: آپ سن لیں پھر آپ کو بتاتا ہوں۔

Mr. Nisar Ahmed Memon: Mr. Chairman, thank you so much. I would like to draw the attention of this House to a subject which has been reported this morning in 'The News' from Lahore, it is a public concern in fact and I like to share and I am very happy that the Minister of Environment himself is here and he would like to comment on it. The report is that the arsenic contaminated water in twelve districts-----------

(interruption)

Mr. Chairman: I am coming to the point, please relax.

Mr. Nisar Ahmed Memon: I am surprised that the members from the other side are not interested in arsenic contaminated water in twelve districts of Pakistan. Ten of Punjab and two from Sindh and this has been reported today and Pakistan Council for Research of Water in his report said that this is all beyond ---------------.

Mr. Chairman: Nisar Sahib, I think let's hear the Minister for Environment who is here, I think, he has to say something on this.

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال : جناب! میں نے بھی یہ خبر آج صبح اخبار میں پڑھی ہے and it is a matter of great concern for all of us. Mainly دو چیزیں ہو رہی ہیں۔ جناب' ایک تو جو the water affluent which is not treated and then industrial pollution ہے دوسرا excess use of pesticides within country ہے being thrown into the water channel, These are the two major factors which areresulting into the contamination of water and specially arsenic is very dangerous which is very dangerous, the اور اس کے اوپر ہم details لے کر and we can come back to the Senate and give the details to you and definitely we are trying to have the affluent treatment plant in the country and at the same time we are trying to make sure that the pesticides which are used for the agriculture purpose, should be the minimum possible use, so it does not have more affect on the soil itself.

Mr. Chairman: Saadia Abbasi:

Mrs. Saadia Abbasi: Thank you Mr. Chairman. I will just

endorse the views of the members of the Democratic Alliance. I will just add that the persons responsible or the authority responsible for the incident in Wana, the person heading that authority should step forward, accept responsibility and have the moral courage to resign. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you Mr. Babar:

جناب فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! یہ جو واقعہ ہوا ہے ہم نہ صرف اس کی مذمت کرتے ہیں بلکہ میں آپ کی توجہ ایک ایسے issue کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس پر غور کرنا ضروری ہوگا اور وہ یہ ہے کہ یا تو یہ لوگ بے گناہ مارے گئے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس واقعہ سے ایک رات پہلے اسی check post پر جس کا نام زیارے نور check post ہے، کسی rocket سے حملہ ہوا تھا اور ایک فوجی زخمی ہوا تھا۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ کل کا واقعہ پرسوں رات کے واقعہ کے بدلے میں دانستہ طور پر کیا گیا ہو کیونکہ جناب چیئرمین! ہم جانتے ہیں کہ ماضی میں جب بھی فوج کے افراد کی پولیس کے ساتھ کوئی چپقلش ہوئی ہے تو اگلے روز پولیس پوسٹ پر ان کی طرف سے حملہ ہوا ہے۔ تو اس بات پر سوچنا چاہئیے کہ کہیں deliberate plan اور premeditated تو نہیں ہے۔ اس لئے میرا مطالبہ ہے کہ سینیٹ کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو یہ دیکھے کہ کیا یہ pre-meditated تھا یا غلطی تھی، دونوں صورتوں میں حکومت کو چاہئیے کہ معافی مانگے اور معاوضہ ادا کرے اور premeditated کی صورت میں مناسب کارروائی بھی کرے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی کامران مرتضیٰ۔

جناب کامران مرتضیٰ: جناب چیئرمین! ان کی contention یہ تھی کہ کوئی cross firing تھی جس کے نتیجے میں یہ واقعہ ہوا ہے۔ Sir note it کہ کوئی ایک single آدمی بھی F.C. کی طرف سے زخمی نہیں ہے یا casualty نہیں ہے۔ جتنے لوگ زخمی ہوئے ہیں، تمام کے تمام شہری ہیں۔ یا یہ وزیر ہیں یا پھر افغان مہاجر ہیں۔ زخمی بھی ان کے ہیں، شہید بھی ان کے ہیں۔ یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ اس کی تحقیقات کی جائے۔ اس پر ایک کمیٹی بنا کر ایکشن لیا

جائے تا کہ جو بھی ذمہ دار ہے اس کے خلاف کارروائی ہو۔

جناب چیئرمین : مولانا گل نصیب۔

مولانا گل نصیب خان : جناب چیئرمین شکریہ! اس وقت پورا ملک تشویش کی لہر میں ہے۔ اپنے ملک کے شہریوں پر رو رہے ہیں۔ بجا طور پر یہ ایک معزز ایوان ہے اور اپنے شہریوں کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں۔ یہ واقعہ ہماری اپنی فورسز کی طرف سے ہوا ہے، یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔ غیر ملک کی فورسز کی طرف سے ہمارے شہریوں پر بمباری، گولیاں چلانا، یہ بات تو ہماری سمجھ میں آسکتی ہے لیکن اپنی فورسز کی طرف سے، ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ اس کی ہم مذمت کرتے ہیں اور یہ درخواست کرتے ہیں کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو یہاں کے ممبران پر مشتمل ہو اور پوری تحقیقات کر کے جو لوگ اس قسم کی سازشوں میں ملوث ہیں ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین : بی بی یاسمین شاہ۔

بی بی یاسمین شاہ : جناب چیئرمین! کل جو پنڈی میں bomb blast ہوا ہے میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں۔ اس میں لوگ زخمی ہوئے ہیں اور bomb blaster مر گیا ہے۔ میری التجا یہ ہے کہ محرم کے دنوں میں اس میں لوگ مساجد میں جانے اور امام بارگاہ میں جانے سے گھبراتے ہیں۔ یہاں پر سیکورٹی سخت سے سخت کی جائے تا کہ لوگ امام بارگاہوں میں اور مساجد میں جانے سے گھبرائیں نہیں۔

جناب چیئرمین : جی اسماعیل بلیدی۔

جناب رضا محمد رضا : جناب چیئرمین، یہ جو کل کا واقعہ ہوا ہے یہ اس لحاظ سے قابل مذمت ہے کہ بے گناہ انسانوں کی جانیں فورسز کے ہاتھوں سے گئی ہیں۔ اس کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات ہونی چاہیے۔ لیکن جناب چیئرمین! ایک حقیقت، جس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا وہ یہ ہے کہ جس علاقے کو فاٹا کہتے ہیں، یہ جو آزاد پشتون علاقے ہیں، ان علاقوں کو عالمی دہشت گردوں نے اپنی پناہ گاہ بنایا ہوا ہے۔ عوام کی آڑ لے کر عوام کے گھروں کو، عوام کے سایے میں وہ دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہیں۔ ایسی دہشت گردی جس نے پورے خطے کو ایک جنگ

کی صورتحال سے دوچار کیا ہے۔ اگر ہم وانا میں عالمی دہشت گردوں کے خلاف آپریشن نہیں کرتے، اس علاقے کو صاف نہیں کرتے، ان کو قابو نہیں کرتے تو افغانستان میں موجود اقوام متحدہ کی فوجیں مجبور ہیں کہ وہ اپنا بین الاقوامی کردار اور ہر اصول استعمال کرتے ہوئے ان کے خلاف ایکشن کریں۔ ہماری فورسز کو اس آپریشن کو فوری طور پر شروع کرنا چاہیے کے اور بڑی احتیاط کے ساتھ تاکہ ہمارے عوام کو بھی نقصان نہ پہنچے اور دہشت گردی کا جو سلسلہ اس علاقے میں موجود ہے اس کا فوری خاتمہ ہو لیکن میں حکومت کی فورسز سے احتیاط کی اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہر لمحے احتیاط سے کام لے۔ اس لئے کہ ان دہشت گردوں نے ہمارے عوام کے گھروں میں، ہمارے عوام کے لباس میں، ہمارے عوام کی ٹرانسپورٹ میں، ہمارے علاقوں میں پناہ لے رکھی ہے۔ کل کے واقعہ میں بھی ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے عوام کی گاڑیوں کی آڑ میں یہ کارروائی کی تھی۔ اس واقعہ کی بلاشبہ تحقیقات کرنی چاہیے۔ لیکن آپریشن دہشت گردی کے خلاف تیزی سے تکمیل تک پہنچنا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، بس ہوگیا۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: نہیں، نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ دہشت گردی کے لئے آپریشن ہو، اس وقت جب امریکہ کی روس کے ساتھ افغانستان میں جنگ ہو رہی تھی، یہی دہشت گرد مجاہد تھے۔ ان کی پارٹی نے ان سے تعاون کیا اور support کیا۔ آج وہ کہتے ہیں کہ دہشت گرد وہاں پر موجود ہیں۔ یہ اس کی نفی کریں۔ کیا یہ لوگ اس وقت دہشت گرد نہیں تھے۔ یہ لوگ کیسی باتیں کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب اسحاق ڈار صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار: بہت شکریہ جناب چیئرمین! میرے تمام ساتھیوں نے اس واقعہ پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ جناب! یہ بہت serious اور تکلیف دہ واقعہ ہے۔ ہم نے ماضی سے سبق نہیں سیکھا کہ East Pakistan میں اسی قسم کے واقعات کی وجہ سے معاملات خراب ہونے شروع ہوئے تھے۔ ہم اس وقت کسی country کا agenda persue کر رہے ہیں۔ جناب! آپ کو یاد ہوگا کہ ۲۰۰۲ء میں کویت سے .U.S اور اس کی allied forces نے اپنا

They are ۔ کیا ہے shift کابل میں Recently ۔ کیا shift بگرام میں headquarter
obsessed with Osama Bin Laden and Mullah Umer. بش سے لے کر ان کے ایک
عام سپاہی تک کو دن رات یہ خواب آ رہے ہیں کہ کس طرح اور کیسے ہم ان دو لوگوں کو پکڑیں۔
ضرور پکڑیں اگر ان کا یہ agenda ہے لیکن خدا کے لئے ہمارے پاکستان کی internal جو ایک
federation ہے' ہمارا یہ ملک ہے اور یہ tribal area ایک most sensitive area ہے۔ وہاں
پر معاملات جس طریقے سے handle ہو رہے ہیں وہ بڑے تشویش ناک ہیں۔ خدا نخواستہ' اللہ نہ
کرے کہ کبھی ہمیں East Pakistan جیسے حالات کا دوبارہ سامنا کرنا پڑے۔

جناب! آپ ان معاملات کا background دیکھیں۔ یہ ان لوگوں کا اپنا agenda ہے۔
اگر ہم نے اسی طرح ان معاملات کو handle کیا تو خدا نخواستہ result بہت غلط ہو سکتا ہے۔
Briefly میں یہ عرض کروں گا کہ یہ کہنا کافی نہیں ہے کہ mistakenly fire open ہوا۔ جناب!
اگر اس علاقے کے لوگوں کو ہم نے satisfy کرنا ہے تو میرا خیال ہے کہ ہمیں
magnanimity show کرنی ہو گی۔ آپ ایک open inquiry announce کریں۔ اس
inquiry کے result public کریں۔ جن لوگوں سے mistakenly fire open ہوا' ان کے
خلاف action لیں۔ پھر آپ اس علاقے کے لوگوں کو satisfy کر سکیں گے کیونکہ اس وقت
جو feelings ہیں وہ بہت aroused ہیں۔ میں آپ کے توسط سے حکومت کو اور وہاں پر جو
forces اس وقت deploy ہیں' ان کے leaders کو message دینا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے
وہ اس ملک پر رحم کریں۔ اس type کے واقعات سے refrain کریں۔ اس واقعہ کی مکمل
inquiry کر کے اسے public کریں اور جو لوگ اس کے ذمہ دار ہیں۔ ان کے خلاف نہ صرف
internal action لیں بلکہ اس علاقے کے لوگوں کو اس چیز کا پتا بھی چلنا چاہیئے۔ Media کو
بھی اور دنیا کو بھی اس کا پتا چلنا چاہیے۔ بہت شکریہ جناب۔

Mr. Chairman: Mr. Raza Rabbani.

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ وانا کا جو incident ہے اس کی جتنی
سختی کے ساتھ مذمت کی جائے' میں سمجھتا ہوں کہ وہ کم ہے۔ حکومت کا ایک mind frame جس

کی نشاندہی پرسوں کراچی کے واقعے کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے میں نے کی تھی۔ یہ اسی mind frame کی عکاسی ہے۔ پاکستان کو امریکی سامراج کے کہنے پر ایک پولیس اسٹیٹ میں convert کیا جا رہا ہے۔ چاہے وہ پولیس ہو یا security agencies ہوں' ان کو اس بات کی کھلی چھٹی ہے کہ وہ trigger happy ہو کر پاکستان کے نہتے اور معصوم شہریوں کو دہشت گردی کی آڑ میں اپنی گولیوں کا نشانہ بنائیں۔

جب آپ آج کے اخبارات میں وانا کا جو incident ہے اس کے بارے میں پڑھتے ہیں تو جیسے پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ شاید پہلے smugglers کی گاڑی نکل گئی لیکن کیونکہ وہ ایک mind frame ایسا تھا تو پیچھے جو civilians کی گاڑی آ رہی تھی وہ اس mind frame کی زد میں آ گئی۔ لہذا ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت نے کشمیر کے مسئلے پر، حکومت نے سارک کے مسئلے پر اس ہاؤس کو اور پارلیمان کو اندھیرے میں رکھا لیکن وانا کے مسئلے پر ملک کے اندر جو operation چل رہا ہے' اس وقت اگر وزیر داخلہ یہاں پر موجود نہیں ہیں اور وہ اکثر اس ہاؤس میں موجود نہیں ہوتے، وزیراعظم کو اس وقت جب session چل رہا ہے' ہاؤس میں آنا چاہیے اور وانا کی پوری situation کو explain کریں اور پارلیمان کو اعتماد میں لیں۔

جناب چیئرمین! وانا کے سلسلے کے ساتھ ساتھ میں آپ کا صرف ایک اور منٹ لوں گا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کو اسرائیلی توسیع پسندی کو بھی آج condemn کرنا چاہیئے اور بالخصوص جس طریقے سے اسرائیلی فوج نے الاقصیٰ مسجد پر اور اس کے compound پر حملہ کیا وہ اسرائیلی expansionism کی ایک بدترین مثال ہے، جس میں فلسطینی عوام کو کچلا جا رہا ہے لیکن افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ مغربی دنیا اس دوہرے معیار کو سامنے لے کر آ رہی ہے اور یہاں پر میں یہ بھی کہوں گا کہ جو Foreign Office condemnation نے issue کی ہے وہ بھی ناکافی ہے۔ وہ صرف واقعہ کی condemnation ہے' وہ اسرائیل اور اسرائیلی expansionism کی condemnation نہیں ہے اور ہمیں یہاں پر یہ بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ بھی اسرائیل تھا جس کے متعلق جنرل مشرف نے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے پاکستان اس کو recognize کرے۔ شکریہ۔

جناب خلیل الرحمان - It is a point of explanation sir. جو بھی ہوا ہے بہت برا ہوا ہے and I endorse most of things which have been said لیکن یہ بات کہ اس واقعہ کو likening it with the battle of East Pakistan, I don't think it is very wise. What are we trying to do, sow the seeds in the people's minds. I think it is very inadvisable sir. Thank you.

جناب چیئرمین:- آفتاب احمد خان شیرپاؤ۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ۔ جناب والا! وانا کے واقعات کے بارے میں، میں نے honourable Member رضا ربانی صاحب کی تقریر سنی اور اس سے پہلے بھی تقاریر ہو چکی ہیں۔ اس واقعہ پر ہم سب کو افسوس ہے ۔ اگر آپ مجھے تھوڑا سا موقع دیں تو اس واقعہ کا پس منظر میں بتاتا چلوں کہ 27th, 28th کی رات کو وانا کنٹونمنٹ میں ایف سی اور فوج کے جو ہیڈکوارٹرز ہیں ان پر رات کے تقریباً دو ڈھائی بجے مارٹر سے حملہ کیا گیا اور ایف سی کیمپ پر تقریباً دس منٹ تک اور آرمی کیمپ پر بیس منٹ تک فائرنگ ہوئی جس کے نتیجے میں مارٹر کے sharpener لگنے سے ایک فوجی زخمی بھی ہوا۔ اس کے بعد صبح ہی تقریباً آٹھ بجے کے قریب سالم پوسٹ جو کہ درہ نور سے آگے ہے، وہاں پر ایک ڈاٹسن آئی اس سے فورس پر فائرنگ کی گئی، اس سے کوئی زخمی نہیں ہوا، پوسٹ پر سیکیورٹی کے لوگ تھے انہوں نے فائرنگ بھی نہیں کی لیکن وہ گاڑی وہاں سے موڑ کر درہ نور کی طرف چلے گئے ۔ اس پوسٹ نے وہاں سے درہ نور کی پوسٹ کو اطلاع دی کہ ایسے ایک گاڑی سے فائرنگ ہوئی ہے اور یہ آپ کی طرف آ رہی ہے ۔ جب یہ گاڑی درہ نور کے قریب آئی تو انہوں نے روکنے کی کوشش کی لیکن یہ گاڑی نہیں رکی اور اس کے بعد فائرنگ کا تبادلہ ہوا ۔ اس گاڑی کے پیچھے دو، تین گاڑیاں اور بھی آ رہی تھیں، اس فائرنگ کی وجہ سے گیارہ افراد جاں بحق ہوئے، چھ زخمی ہوئے اور تقریباً اٹھارہ لوگوں کو اس وقت apprehend کیا گیا جب کہ بعد میں سب کو release کر دیا گیا۔

اس کے ساتھ ساتھ اسی رات بنوں cantonment میں بھی مارٹر کے شیل فائر کئے گئے جس سے نقصان نہیں ہوا۔ اس پس منظر کو دیکھتے ہوئے، چونکہ جو واقعہ کل ہوا ہے یہ پہلا واقعہ

نہیں ہے، اس سے پہلے بھی adjournment motions ہمارے مختلف honourable members کی طرف سے آ چکی ہے۔ لیکن چونکہ موقع نہیں ملا ورنہ میں اس وقت بھی respond کرتا اس کو۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہاں پر جو صورتحال بنی ہوئی ہے اور جو foreigners وہاں پر آتے جاتے رہتے ہیں اور مقیم بھی ہیں، اس کے لیے وہاں کی Administration نے، وہاں کے elders کو، جتنے بھی ملک تھے، ان سب کو اعتماد میں لیا اور انہوں نے قومی لشکر مرتب کرکے ہماری .F.C کے ساتھ اس operation میں مکمل تعاون کیا اور ہم یہی چاہتے ہیں کیونکہ ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ ہماری سرزمین پر، افغانستان سے لوگ آئیں، یہاں پناہ لیں اور یہاں سے پھر ایسی کارروائی کریں۔ جیسا کہ جنرل پرویز مشرف صاحب نے Joint Session میں اپنی تقریر میں بھی یہ بات کہی کہ terrorism کا مسئلہ ایک تشویشناک مسئلہ ہے اس کے لئے----

(مداخلت)

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: یہ قصہ ہم اس floor پر کہہ چکے ہیں کہ ہمارا مشیران کے ساتھ ہے، وہ ساری story ہمیں پتا ہے۔ جو سرکاری بیان دیا گیا ہے وہ totally غلط ہے۔ محض اس لیے کہ وہ ایک سرکاری بیان ہے تاکہ جو لوگ ------

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ سن لیں۔

جناب حمید اللہ جان آفریدی: جناب! وہ سن لیا ہے میں نے، اسی کے جواب میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ ہم بالکل مانتے ہیں کہ باقی operation میں local مشیران شامل ہیں، بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں وزیر صاحب لیکن 11 بندوں کی لاشوں کو چھپانے والی بات بالکل غلط ہے۔ وزیر صاحب اس حد تک بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ ایک pick up سے firing ہوئی تھی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ دیکھیں، بات سن لیں۔ اگر ایسے interrupt کریں گے تو کام کیسے چلے گا۔ مہربانی کر کے پارلیمانی روایات کو برقرار رکھیں۔ تشریف رکھیے، ان کو آپ سن لیں۔

جناب حمید اللہ جان آفریدی: وہ اب مشرف صاحب کی پالیسی پر آ گئے ہیں

جناب۔ وہ کہیں اور جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آفریدی صاحب! ان کو سن تو لیں۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: اگر ان میں اتنی برداشت نہیں ہے کہ میری بات سنیں، ہم نے تو بڑی برداشت سے ان کی باتیں سنی ہیں۔ میں آ رہا ہوں اس پر۔

جناب چیئرمین: مہربانی کرکے حمید اللہ صاحب ان کی بات سنیں۔ He is giving the background, let the Minister tell the background.

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب چیئرمین! نشاندہی کی ہے کہ یہ ایک مسئلہ ہے، ملک کا مسئلہ ہے، قوم کا مسئلہ ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: غفور صاحب! آپ پارلیمانی روایات سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ ان کو سن لیں، آپ بول چکے ہیں، اب ان کا جواب سنیں۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب چیئرمین! ان کو ذرا صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے۔ تھوڑی سی میری بات سنیں اور اس کے بعد جو بھی ہو گا میں اس کو respond کروں گا۔ پہلے میری بات کو ختم ہونے دیں، پھر اس کے بعد آپ respond کرسکتے ہیں۔ Sorry, I am speaking cross talk. میں معافی چاہتا ہوں اس cross talk کے لیے۔

جناب چیئرمین! جو لوگ اس واقعہ میں جاں بحق ہوئے ہیں، ایک high level inquiry order کردی گئی ہے اور اس کی مکمل تفصیل جو بھی ہوگی میں on the floor of the House یہاں پر پیش کردوں گا اور جو لوگ جاں بحق ہوئے، compensation is not the thing کہ وہ اس سے واپس آ سکتے ہیں لیکن پھر بھی ان کے خاندان کو فوری طور پر معاوضہ دیا جا رہا ہے۔ جو injured ہیں ان کو بھی دیا جا رہا ہے اور ان کو ایک مکمل health facility دی جا رہی ہے۔ آج بھی وہاں پر جرگہ شروع ہوا ہوگا، اس میں تمام مشیران کو بلایا ہے اور ان سے اسی پر تبادلہ خیال ہو رہا ہے اور یہی ہم چاہتے ہیں کہ وہ جتنے بھی ملک ہیں وہ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ یہ ایک قومی مسئلہ ہے اس آج بھی وہاں پر جرگہ شروع ہوگا،

اس میں تمام مشران کو بلایا ہے۔ ان سے اسی بات پر تبادلہ خیال ہو رہا ہے اور یہی ہم چاہتے ہیں کہ جتنے بھی ملک ہیں وہ اس معاملہ میں ہمارے ساتھ تعاون کریں ۔ یہ ایک قومی مسئلہ ہے اس کو اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے کہ اس سے پاکستان پر اور اس کی security پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین ! میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ جہاں تک پاکستان کی Armed Forces کا تعلق ہے وہ اس ملک کے تحفظ لئے ، ملک کے borders کے تحفظ کے لئے اور یہاں پر جو بھی کام ملکی مفاد کے خلاف ہوگا اس سے نمٹنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں ۔ انشاللہ کوئی بھی ایسا واقعہ نہیں ہوگا جس میں ہم اپنے لوگوں کے خلاف کام کریں۔یہ صرف اور صرف ان مقامی لوگوں اور ان غیرملکیوں کے خلاف ہے جو ہمارے ملک میں آتے جاتے رہےہیں اور جو لوگ ان کو پناہ دیتے رہے ہیں۔Thank you

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں ۔ اتنے لوگ اگر بولیں گے تو جو انہوں نے بولا ہے آپ نے کہا ہے تو let him say بھنڈر صاحب کو پہلے سن لیں ۔we will come to the point and what has to be done. ربانی صاحب ! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ۔پھر وہی بات ہو جاتی ہے ۔ جی ۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب ! میں نہایت ادب کے ساتھ شیرپاؤ صاحب سے صرف اتنا پوچھنا چاہوں گا کہ جی ایک high level inquiry order ہو چکی ہے اور صرف high level کہہ کر انہوں نے بات کو مبہم چھوڑ دیا۔

جناب والا! ایک بات اور ہے کہ وہ مہربانی کرکے ہاؤس کو اعتماد میں لیں کہ کس سطح کی inquiry ہے اور اس inquiry commission میں کون کون لوگ شامل ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس inquiry commission کی terms of reference کیا ہیں اور تیسری بات یہ کہ اس inquiry commission کے پاس کوئی time frame ہے یا ایک کھلا کھاتہ ہے کہ جب تک آپریشن چلے اس وقت تک انکوائری بھی چلتی رہے ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ تشریف رکھیں ۔ شیرپاؤ صاحب۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ : انہوں نے انکوائری کی بات کی ہے ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلےمیں نے اس سلسلے میں گورنر صاحب سے بات کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے high level inquiry order کر دی ہے ۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ان سے پتا کر دیتا ہوں کہ کیا composition ہے اور وہ commission specific اس واقعہ کے لئے ہے اور لازمی بات ہے کہ اس واقعہ کے لئے ہے تو اگر ممبر صاحبان کہتے ہیں تو میں ان سے کہہ دوں گا کہ ایک ہفتے کے اندر اندر اس کی رپورٹ ہمیں دیں، ہم یہاں ہاؤس میں پیش کر دیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں موقع دیا لیکن حکومت کا رویہ اس معاملے میں قطعاً غیر ذمہ دارانہ ہے ۔

(اس موقع پر اپوزیشن نے واک آوٹ کیا)

جناب چیئرمین: وسیم صاحب! آپ دوستوں کو یہیں روک لیں ۔ جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب چیئرمین ! میں آپ کے توسط سے Rules of Procedure کی طرف اس ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور بڑے مودبانہ طریقے سے اور نہایت دل کی گہرائیوں سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے آئین کے تحت حلف لیا ، قانون کے مطابق اور Rules of Procedure کے مطابق بھی ہمیں چلنا ہے ۔ آپ نے اس ایوان کو ان Rules of Procedure کے مطابق چلانا ہے ۔ ان میں مختلف provisions دی ہوئی ہیں۔ Adjournment Motion کی provision ہے، Privilege Motion کی provision ہے، Questions کی provision ہے، Call Attention Notice کی provision ہے، یہ وہ مختلف طریقے ہیں جن سے کسی معاملے کی نشاندہی احسن طریقے سے کروائی جاسکتی ہے ۔

جناب والا! میں جناب کی توجہ خاص طور پر Rule 74 کی طرف دلاؤں گا جس میں یہ provide کیا گیا ہے کہ کسی ایک معاملے کے متعلق اگر کوئی رکن توجہ دلانا چاہے یا وہ نکتہ اٹھانا چاہے تو وہ دو گھنٹے پہلے اس کی Adjournment Motion دے ۔ جناب والا! اس کا کیا اثر ہوگا ۔ دو گھنٹے پہلے آئے گی تو Ministers یہاں موجود ہوں گے ۔ ہر روز اپوزیشن کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ وزراء یہاں موجود نہیں ہوتے ۔ اگر آپ Adjournment Motion دیں ،

وزیر یہاں موجود ہوگا' with explanation موجود ہوگا ۔ انہیں یہاں موجود ہونا پڑے گا ۔ اگر اپوزیشن یہ چاہتی ہے یا میرے فاضل دوست کہ یہاں سے مستند جواب آئے تو میں سمجھتا ہوں کہ Rule 74 کے مطابق adjournment motion move کرنی چاہیے۔ جناب! میں سمجھتا ہوں کہ ہم اہم امور کے ساتھ انصاف نہیں کرتے۔ اگر یہاں آ کر at random ہم نے ایک issue raise کردیا تو اس کا کوئی واضح جواب نہیں ہوگا' یا منسٹر نہیں ہوگا یا واضح جواب نہیں ہوگا۔ اس کی نشاندہی ہوئی اور اس کے بعد وہ ختم ہوگیا۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں داخل ہوئی تو حزب اقتدار نے ڈیسک بجا کر ان کا خیرمقدم کیا۔)

جناب والا! وہ بات ہوا میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ یہاں جتنے معاملات بھی اٹھائے جاتے ہیں' وہ بہت اہم معاملات ہیں اور ان اہم معاملات کو اگر adjournment motions کے ذریعے اٹھایا جائے تو ہمیں اس پر دو گھنٹے بحث کا موقع ملے گا اور واضح طور پر ہم اس پر بحث کرسکیں گے اور اس کی نشاندہی کرسکیں گے۔ یہ تکلیف ضرور ہو گی کہ دو گھنٹے پہلے تحریری نوٹس دینا پڑے گا۔ جناب! مجھے یاد ہے کہ ممبر صاحبان سائیکل پر سوار ہوکر صبح دو گھنٹے پہلے بلکہ وہاں تو ایک گھنٹہ ہوتا تھا' ایک گھنٹہ پہلے اسمبلی سیکریٹریٹ جاکر نوٹس دیتے تھے اور وہاں وہ معاملہ آ جاتا تھا اور ایک گھنٹے میں متعلقہ سیکریٹری اور متعلقہ وزیر وہ information لے کر House میں question hour کے بعد حاضر ہوتے تھے۔

جناب والا! میں یہ استدعا کروں گا کہ میرے فاضل دوست بڑے اہم معاملات اٹھاتے ہیں۔ ان معاملات کو sir, at random, point of order کے ذریعے تو اٹھانا ہی نہیں چاہیے - معذرت کے ساتھ عرض کروں گا ، گستاخی نہ سمجھیں' ناراض نہ ہوں' اہم امور پر ,at random point of order raise کرنا' یہ بات نہ rules کے مطابق ہے اور نہ یہ مناسب ہے' نہ ہم ان معاملات کے ساتھ پورا انصاف کرتے ہیں' جن کو at random اٹھا کر ہم ہوا میں تحلیل کر دیتے ہیں۔ ان معاملات کو adjournment motion کے ذریعے' call attention notices کے ذریعے جو بھی آپ مناسب سمجھیں' اس طرح لائیں۔ دو گھنٹے اس پر سیرحاصل بحث ہو' ایک ضابطے کے

مطابق کارروائی ہوگی۔ وگرنہ جناب یہ ہے کہ at random میرا بھی دل چاہتا ہے، میرے پاس بھی جناب والا ! ایسے امور ہوتے ہیں۔ Adjournment motion تو میں دے نہیں سکتا کیونکہ میں Treasury Benches پر بیٹھا ہوں اور at random بھی point of order raise نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وہ rules کے خلاف ہوگا اور قواعد کی پابندی نہیں ہوگی۔

اس لئے جناب والا! میں اپنے دوستوں سے عرض کروں گا کہ جناب! یہ قوم، ملک اور ملت کی بڑی service ہوتی ہے جو معاملات یہاں اٹھائے جاتے ہیں لیکن میں یہ درخواست کروں گا کہ ان پر باقاعدہ تحریک التواء آپ دے سکتے ہیں، ہمیں بھی سہولت ہوگی۔ وزراء کو چھٹی آپ نے دی ہوئی ہے۔ آپ اگر adjournment motions لائیں اور ان وزراء کے متعلق لائیں تو وہ وزیر یہاں ضرور حاضر ہوگا۔ وگرنہ آپ یہ معاملہ اگر at random اٹھائیں گے تو نہ وزیر حاضر ہوگا نہ جواب آئے گا اور آپ کا مسئلہ ہوا میں تحلیل ہو جائے گا۔ شاید اخبار میں تو آ جائے لیکن اس کا اثر اسمبلی کی کارروائی سے ظاہر نہیں ہوگا۔ اس لئے جناب! میں نہایت مودبانہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تمام معاملات at random, point of order کے ذریعے نہیں اٹھائے جاسکتے۔ ان کو اگر ہم صحیح اہمیت دینا چاہتے ہیں تو ان کے متعلق باقاعدہ adjournment motion table کریں۔ اس کی admissibility پر بحث ہو، اگر وہ اس کو admit کریں تو دو گھنٹے ہم اس پر بحث کریں تاکہ اس پر صحیح اور خاطر خواہ debate ہوسکے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ بھنڈر صاحب۔ آپ نے بہت relevant point raise کیا۔ I think, they have all heard him and we should adhere to the rules and procedures for optimum activity and productive activity in the House. اس پر میرا خیال ہے انہوں نے relevant point raise کیا ہے اور rules کا حوالہ دیا ہے۔ جی اجمل صاحب۔

جناب محمد اجمل خان: جناب ! میری ایک درخواست ہے being an issue of FATA and tribal area, I think , we should have been given more time to speak on this issue. اب جو بات شیرپاؤ صاحب نے کی ہے، we agree وہ کہہ رہے ہیں کہ

انکوائری ہو رہی ہے ۔ پھر بھنڈر صاحب نے کہا ہے کہ منسٹر نہیں ہے اب یہ واقعہ کل صبح ہوا ہے by now the Minister should have been here, prepared اور ہمیں یہ جواب دیتے۔ وزیر کی بھی کوتاہی ہے۔ یہ کل کا واقعہ ہے، آج صبح کا واقعہ نہیں ہے۔ آج ایک statement آنی چاہیے تھی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس کے بعد میں آتا ہوں .let him finish

جناب محمد اجمل خان: جناب! ابھی شیرپاؤ صاحب نے ایک statement دی ہے کہ ہفتے کے اندر inquiry ہونی چاہیے but we propose کہ شیرپاؤ صاحب اس انکوائری کمیٹی کے ممبر ہوں کیونکہ وہ پٹھان ہیں اور اس علاقے سے واقف ہیں نیز سینیٹ سے بھی ممبر ہو۔ Independent inquiry ہونی چاہیے ۔ We are not interested in the compensation sir. قبائلی اتنے غیرت مند ہیں کہ پیسوں کے پیچھے نہیں جاتے۔ اگر ان کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے، we do not want to make it a political issue also, کہ ہم لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ آج سارے ہمارے ساتھ ہمدردی دکھا رہے ہیں۔ .But sir, that is later issue ہمیں ہمدردی نہیں چاہیے we are equally Pakistani. We have shed blood for this country. جناب چیئرمین! اگر زیادتی ہوئی ہے؟ whether its from the Scouts whether it is from the Army, we need appropriate action against those people who have taken this action. ہمیں ابھی تک یہ معلوم ہوا ہے کہ اس میں بےگناہ لوگ مارے گئے ہیں ۔ .We are not interested in other things نہ ہم اس کو سیاسی مسئلہ بنانا چاہتے ہیں۔ آرمی دہشت گرد القاعدہ کے خلاف ایک action کر رہی ہے۔ We have given an open permission to them. مگر ہم نے warn کیا ہے کہ not at the cost of the tribesmen. اس واقعے میں ہمیں لگ رہا ہے کہ بے گناہ لوگ مارے گئے ہیں۔ We want an enquiry ہمیں معاوضہ نہیں چاہیے۔ معاوضہ نہ بھی دیں ان کو مگر جو غلط کارروائی ہوئی ہے چاہے وہ غلط فہمی میں ہوئی ہے ۔ whether Army or Scouts, we need action

against them sir یہ ہونا چاہیے۔

Mr. Chairman: Mr. Sherpao.

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ: جناب چیئرمین! honourable member نے کہا کہ minister prepare ہوکر نہیں آئے۔ میں نے ایک وضاحت کی ہے on the floor of the House اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ میں نے جو بات کی ہے پوری investigation کے بعد کی ہے۔ جہاں تک ان کی انکوائری کی بات ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ impartial inquiry ہو۔ جو ہوگی آپ کے سامنے پیش ہوگی۔ ہم بھی یہ چاہتے ہیں۔ یہ تو موجودہ حکومت کی پالیسی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ impartial ہو اور جو facts ہوں وہ سامنے آئیں۔ جہاں تک معاوضے کی بات ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اس معاوضے سے جو جاں بحق ہوئے ہیں وہ واپس تو نہیں آسکتے ہیں لیکن ان کے خاندان کے ساتھ اظہار ہمدردی کے لئے تاکہ وہ یہ سمجھیں کہ ہمارے ساتھ بھی کوئی ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ inquiry impartial ہو اور یہ ہم صوبائی حکومت پر چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اس کو کریں۔ we will see it ہم یہ ضرور دیکھیں گے کہ It is done in impartial way اور اگر سینیٹر صاحب اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا بیان دینا چاہتے ہیں تو he can go before the inquiry اس میں کوئی ایسی پابندی نہیں ہے لیکن let me assure, it will be an impartial inquiry. جو بھی اس کی findings ہوں گی وہ اس ہاؤس کے سامنے پیش کر دی جائیں گی۔

Mr. Chairman: Mr. Khalid Ranjha.

ڈاکٹر خالد رانجھا: جناب چیئرمین! جب بھی کسی ایسے operation کا ذکر آتا ہے بالخصوص جو دہشت گردی کے خلاف ہے تو ہمارے دوست یہ آواز اٹھاتے ہیں کہ یہ ہم کسی کے کہنے پر کر رہے ہیں۔ میں بڑے ادب سے کہوں گا کہ ہم سب محب وطن ہیں۔ ہم ان سے زیادہ محب وطن ہیں۔ یہ بہت بڑا ملکی ادارہ ہے۔ اور جب بات آتی ہے ملک کی سالمیت کی اور sovereignty کی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر ہمیں تھوڑی سی احتیاط کرنی چاہیئے۔ We should not send the voice outside the world کہ we are a subservient to this.

میں سمجھتا ہوں کہ issues اہم ہیں اور ان پر بحث ہونی چاہیے، تحقیق ہونی چاہیے، کمیشن بٹھانا چاہیے۔ But we should not give a message to the world that we have compromised on our sovereignty. We are a sovereign nation. We are independent nation. دہشت گردی ہمارا ذاتی مسئلہ ہے۔ ہم اس کے خلاف operation کر رہے ہیں اور کریں گے مگر صرف یہ کہنے کے لئے کہ جی ہم نے کوئی بات تو کرنی ہے۔ حکومت اور چیز ہے ملک اور چیز ہے۔ ہم حکومت کے خلاف بات کرتے ہوئے تھوڑا آگے چلے جاتے ہیں giving messages of compromise on our sovereignty. میری بڑی ادب سے گزارش ہے کہ اس موضوع پر تھوڑی احتیاط برتی جائے۔ Thank you.

Mr. Chairman: Mr. Ishaq Dar.

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ یہ جو اس type کے national issues ہیں ان میں نہ ہمیں opposition یا treasury benches بن کر کام کرنا ہے، نہ ہم نے both sides divide کئے جو بھنڈر صاحب نے فرمایا۔ یہ ہمارے سینیئر بزرگ ہیں۔ میرے خیال میں کوئی ایسی قید نہیں ہے کہ treasury benches کے لوگ point of order move نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین: نہیں، وہ procedures کی بات کر رہے تھے۔ یہ ان کا ذاتی معاملہ ہے۔ آپ general بات کریں۔

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب والا! procedure میں کہیں نہیں لکھا ہوا ہے کہ points of order صرف opposition کے ممبر ہی کریں گے۔ یہ ایک national مسئلہ ہے۔ We should be one on such issues.

جناب چیئرمین: Points of order لانے کی بات نہیں۔

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب والا! رانجھا صاحب بات کرتے ہیں کہ surveillance and sovereignty کا مسئلہ ہے۔ جناب والا! یہ بالکل ہونا چاہیے۔ سول حکومتوں نے اس ملک کو soveriegn بنایا۔ اس کو ایک honourable and dignified country after deterrence

بنایا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو ہم بہت کچھ loose کر چکے ہوتے۔ ہمیں اس وقت اس بحث میں نہیں پڑنا چاہیے۔ اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ rules میں کہیں یہ قدغن نہیں ہے کہ وہاں سے کوئی points of order نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی ایسا issue ہو تو میرا خیال ہے کہ یہ ہمارے بزرگ ہیں اور بڑے ہیں، یہ سب سے پہلے دو گھنٹے میں points of order، معاف کیجئے adjournment motion جمع کروائیں تاکہ he should make sure کہ ہم یہاں دو گھنٹے بحث کریں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! دو گھنٹے پہلے point of order جمع نہیں ہوتا بلکہ یہ adjournment motion ہوتی ہے جس پر دو گھنٹے بحث ہوتی ہے۔ میں وہ point of order raise کروں گا جو rules کے خلاف بات ہے۔

Mr. Muhammad Ishaque Dar: I am sorry--

(مداخلت)

چوہدری محمد انور بھنڈر: ڈار صاحب! یہ parliamentary precedents ہیں، parliamentary conventions ہیں، میں ان کا ذکر کر رہا ہوں۔

جناب محمد اسحاق ڈار: آپ پچاس سال پرانی باتیں کریں گے کہ میں سائیکل پر جا کر دو گھنٹے پہلے motions جمع کروا آیا کرتا تھا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: میں نے آج بھی یہ کیا ہے۔

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب والا! کہاں قدغن لگی ہے کہ آپ اس پر adjournment motion move نہیں کر سکتے۔ یہ rules آپ مجھے دکھائیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: یہ جتنی debate ہے، یہ ساری کی ساری against the rules ہے۔

سید محمد حسین: جناب والا! point of order.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ رضا صاحب۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! بھنڈر صاحب کے لئے میرے دل میں نہایت عزت و احترام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جتنا وہ rules and procedures کو جانتے ہیں، اس ہاؤس میں شاید ہی کوئی اتنا جانتا ہو۔ لیکن کاش! بھنڈر صاحب اس side پر نہ بیٹھے ہوئے ہوتے اور اس side پر بیٹھے ہوئے ہوتے------

(مداخلت)

میاں رضا ربانی: لیکن آپ کے پاس ایک بڑی open اور benevolence گورنمنٹ تھی۔ میں بھنڈر صاحب کو ریکارڈ کے لئے بتانا چاہتا ہوں، صرف اگر اس سیشن کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں تو صرف میں نے democratic alliance، اور دوسرے honourable Senators نے 9 adjournment motions move کئے تھے۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: That's good.

میاں رضا ربانی: بھنڈر صاحب! آگے بھی سن لیں۔ اس کے بعد آپ ارشاد فرمائیں۔ nine adjournment motions میں سے ---

Mr. Chairman: I say, let's be relevant.

Mian Raza Rabbani: I am giving him his answer...

Mr. Chairman: But his answer is not an assurance to the House. Let's concern with the business before.

(interruption)

میاں رضا ربانی: میں جناب! ایک سیکنڈ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ ذرا مختصر بات کریں۔

میاں رضا ربانی: اب 9 adjournment motions میں سے صرف ایک adjournment motion جس پر متفقہ طور پر طے ہوا تھا، بحث ہوئی۔ باقی 8 adjournment motions جو ہیں، ان پر frivolous rules لگا کر in Chamber kill کر دی گئیں۔ 6 Call Attention Notices on various issues پر میں نے جمع کروائے ہیں جو آج تک

pending چلے آرہے ہیں اور وہ نہیں آ رہے ہیں۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ بھنڈر صاحب ! اگر rules کو سیکرٹریٹ بیٹھ کر circumvent کر رہا ہے تو پھر میں اپنا حق کس طرح استعمال کروں؟ Points of order کے اوپر نہیں کروں گا تو پھر میں یہاں آکر منہ پر scotch لگا کر بیٹھ جایا کروں۔

سید محمد حسین : جناب والا ! جو آگے بیٹھے ہوئے ہیں ، آپ صرف انہیں ہی موقع دیتے ہیں اور ہمیں موقع نہیں دیتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : حسین صاحب ! یہ میری مرضی ہے۔ آپ کو بھی موقع ملے گا۔ بہت سے دیگر ممبران کو موقع ملا ہے۔ اگر آپ نے ایسی باتیں کرنی ہیں تو میں time نہیں دے سکتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں وقت کے حساب سے موقع دوں گا۔

سید محمد حسین : جب دوسروں کو موقع ملتا ہے تو ہمیں بھی موقع ملنا چاہیے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : اگرآپ ایسے بولیں گے تو میں آپ کو وقت نہیں دوں گا۔ آرام سے بات کریں، سب کو موقع مل رہا ہے۔ یہ کوئی رویہ نہیں ہے۔ سید صاحب! آپ بیٹھیں۔ آپ کو موقع دوں گا۔

جناب وسیم سجاد : جناب والا! میں صرف ایک وضاحت کرنا چاہتاہوں ۔ بھنڈر صاحب نے جو فرمایا ہے ، میرا خیال ہے کہ ان کا سب سے اہم نکتہ یہ تھا کہ اس ہاؤس کی کارروائی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ productive, usefull کوئی ایسی بات ہو جو قومی مفاد میں ہو ، تو بات کی جا سکتی ہے لیکن جب points of order اٹھائے جاتے ہیں تو وزیر صاحب موجود نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کے پاس ایک وجہ ہوتی ہے اور وہ کہہ سکتے ہیں کہ انہیں پتا نہیں تھا کہ آپ اس مسئلہ کو اٹھائیں گے۔ آج خوش قسمتی سے ہمارے وزیر جناب شیر پاؤ صاحب موجود ہیں اور انہوں نے اس بات پر باقاعدہ تحقیق کرکے اس ہاؤس کے سامنے ایک بیان دیا ہے۔ لیکن بہت سی چیزیں یہاں آتی ہیں جن کے متعلقہ وزیر یہاں موجود نہیں ہوتے ہیں۔ ان کے کہنے کے مطابق

اگر ایک adjournment motion کو rules کے مطابق رکھ لیا گیا ہے، اور ان کو اعتراض ہے تو جناب کے پاس آ کر اس کے بارے میں اعتراض کر سکتے ہیں کہ یہ غلط ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے بھی یہی کہا ہے۔

جناب وسیم سجاد: لیکن ان کا یہ کہنا ہے کہ چونکہ وہاں پر رد ہوا ہے، لہذا indirectly اسے point of order پر اٹھائیں گے، یہ کوئی rule نہیں ہے۔ Point of order صرف اس لئے ہوتا ہے کہ کوئی rules کی خلاف ورزی ہو regarding business at the moment being handled in the Senate. لیکن یہ درست بات ہے کہ چونکہ ہمارے procedures ایسے ہیں کہ ہم نے اجازت دی ہوئی ہے کہ by the matter of practice کہ question hour کے بعد ایک دو points of order اٹھا لئے جائیں لیکن اگر جناب سے مشورہ کر لیا جائے پہلے تو پہلے وزیر صاحب کو کہہ دیں گے کہ بھائی! یہ point of order اٹھنا ہے۔

جناب چیئرمین: جب بھنڈر صاحب نے point of order اٹھایا تھا تو میں نے بھی یہی کہا تھا۔

جناب وسیم سجاد: دوسری بات یہ ہے کہ

I would like to endorse that what Dr. Khalid Ranjha has said. Two points might have been raised. One that these operations are being carried out at the behest of certain foreign powers. I would like to categorically state that no operation on the boundaries of Pakistan is being carried out at the behest of any foreign power. Whatever is being done, is done in the interest of the security of Pakistan and the security of Pakistan is purely a question for the people of Pakistan themselves. Nobody else is really concerned about Pakistan's security, we ourselves are concerned about our security.

No. 2 sir, no foreign forces, and this I am saying categorically, no

foreign forces are operating from the territories of Pakistan.

No. 3 sir, we have said it, President Musharraf repeatedly said that we are the front line state against the war on terror. We believe that terrorism is a threat to Pakistan just as it is threat to any other country and we have seen the effects of terrorism flowing into Pakistan. What has happened in Pindi yesterday sir, where they have expressed their concern about it. It is condemnable act but these are the terrorist forces who are trying to divide Pakistan along sectarian lines, along provincial lines. They have attacked institutions. They have attacked the President. These terrorists sir, have to be dealt with. They are threat to the security of Pakistan and it is not really playing into hands of any other forces or carrying out the agenda of the other country. This impression has to be dispelled. We have to carry out operations against terrorism. We have to root out terrorism because it is in the interest of Paksitan itself. Thank you sir.

جناب چیئرمین: مسٹر تھہیم صاحب۔

جنابِ جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: جناب والا! یہ جو killing ہوئی ہے اس پر ہمارے سارے بھائی متفق ہیں کہ اگر ہمارے innocent بھائی مارے گئے ہیں اور شیر پاؤ صاحب نے کہا ہے کہ inquiry ہو رہی ہے اور ہمیں دکھ ہے۔ مگر ایک بات بھولنا نہیں چاہیئے کہ foreigners ہمارے ساتھ اور ہمارے اور لوگوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ خدارا! اس کو کنٹرول کریں۔ ہم ۲۰ سال سے crimes میں جکڑے ہوئے ہیں۔ کراچی میں پانچ بھائیوں کو موٹر سائیکلسٹ نے مار دیا۔ foreigners تھے۔ ایک ہفتہ پہلے کراچی میں foreigners پکڑے گئے huge quantity of arms and ammunition کے ساتھ۔ دو دفعہ ہوا ہے اور وہ foreigners ہیں۔

بچوں کی kidnapping ہو رہی ہے - وہ foreigners ہیں اور یہ جو واقعہ ہوا ہے اس سے پہلے انہی areas میں ہماری محترم بہنیں اور دوسرے foreigners بھی چھپے ہوئے ہیں۔ مگر اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہمارے innocent آدمیوں کو مارا جائے اور ان کا قتل کیا جائے - اس کے لیے inquiry ہو رہی ہے - کراچی میں kidnapping ہو رہی ہیں - بچوں کے اغوا میں افغان پکڑے گئے ہیں - ہیروئن ہم نے وہاں سے import کی ، کلاشنکوف وہاں سے آئی - تیس لاکھ آدمیوں کو ہم نے کھانا دیا اور وہ وہاں کراچی میں properties purchase کرکے بیٹھے ہیں۔یہ بات نہیں ہے کہ foreigner, foreigners کرتے ہیں - جب مسقط سے چار پانچ سو آدمی دھکیل کر مسلم ممالک کراچی بھیجتے ہیں، دوبئی سے چل کر لانچیں ڈوبتی ہیں ، وہاں کسی کو رحم نہیں آتا - تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ واقعات جو اپنوں سے ہوتے ہیں اگر اسی کے لیے inquiry ہوتی ہے مگر foreigners کے ساتھ میری ہمدردی نہیں ہے - قوم کی ہمدردیاں ہیں - وہ ظلم کر رہے ہیں - ابھی بھی کوئٹہ میں اتنے لے لیے ہیں - اپنا کوئی بھی نہیں ہوگا - اپنے اپنوں کو نہیں مارتے جناب - یہ سارے foreigners کر رہے ہیں - خدارا! ان کو نکالیں، ان کو پھانسیاں دیں - کوئی بھی ایک نہیں ہے جو ہمارا اپنا آدمی ہو ، کراچی میں cases چلے ہیں anti-terrorist کون تھے؟ foreigners. صدر صاحب پر attack ہوا ہے، کون تھے؟ foreigners. کیا یہ ملک ان کی جاگیر ہے - ہم اس کو پاک کرنا چاہتے ہیں چاہے وہ مسلمان ہو ، اسرائیلی ہو ، چاہے کوئی ہو - خدارا! ان پر کوئی رحم کریں ، دوسرے علاقوں پر بھی رحم کریں ، وانا پر بھی رحم کریں - ہمارے innocent آدمی نہ مارے جائیں۔ اگر foreigners کو crush کیا جائے تو امن ہوگا - Law & order کی بہتر صورت حال ہوگی ورنہ نہیں ہوگی تو اس لیے میری فقط یہ عرض تھی کہ گورنمنٹ کو اور aspect بھی دیکھنے چاہئیں - ہمارے صدر صاحب پر حملہ ہوتا ہے - یہ کون ہوتے ہیں - اپنے نہیں کر سکتے - پھر بھی ہم کو رحم نہیں ہے - ہم فقط یہ بات کرتے ہیں کہ foreigners, foreigners مجھے foreigners سے ہمدردی نہیں ہے - قوم کو ہمدردی نہیں ہے - جو آ کر یہاں crime کریں اور پھر عیش کریں - جناب آپ کا ایک آدمی کسی مسلم ملک میں بھی دو دن سے زیادہ نہیں ٹھہر سکتا - کتنے جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں - ان کا data تو لے لیں - Foreign Office سے لیں - سارے مسلم ممالک میں پڑے ہوئے ہیں - لانچوں میں ڈوب رہے ہیں ، مر

رہے ہیں ان کے ساتھ کسی کو ہمدردی نہیں ہے ۔ I am sorry to say میرا دل جلتا ہے جب foreigners کا نام آتا ہے ۔ شکریہ

جناب چیئرمین: ڈاکٹر عباسی پروفیسرغفور صاحب! آپ بول چکے ہیں۔ بولیئے لیکن ذرا مختصر رکھیئے۔

پروفیسرغفور احمد: بھنڈر صاحب نے بالکل درست فرمایا ہے لیکن ہماری ایک دشواری' جس کا ابھی رضا ربانی صاحب نے بھی تذکرہ کیا ہے' یہ ہے کہ ہمارے بہت سے adjournment motions, Call Attention Notices اور سوالات Chamber میں ہی kill کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایسے rules کا سہارا لیا جاتا ہے جو کہ applicable نہیں ہوتے۔ میں نے آپ کی خدمت میں تقریباً دو مہینے پہلے دو خطوط بھیجے اور اس میں' میں نے تفصیل سے لکھا کہ میری یہ تحریک التواء' Call Attention Notice اور سوالات جس بنیاد پر rules کا سہارا لے کر kill کیے گئے ہیں' یہ ان پر apply نہیں ہوتے لیکن مجھے آج تک اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب! یہ بات آپ Chamber میں آ کر کرلیں' میں نے کب پابندی لگائی' آپ کو بتا دیں گے۔ جو discretion Chair کو دی گئی ہیں تو وہ کسی rule کے تحت ہیں۔ میں آپ سے بات کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ سب کا وقت کیوں لے رہے ہیں' آپ میرے پاس آ جائیں میں حاضر ہوں۔

پروفیسرغفور احمد: میری ایک بات سماعت فرما لیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہمیں یہ خط بھیجنے کی بجائے کہ acceptable نہیں ہے' آپ ہمیں بلا لیا کریں۔

جناب چیئرمین: بالکل ٹھیک ہے' ایسا ہی کرلیں گے۔ جی درانی صاحب۔

جناب محمد علی درانی: اس میں' میں دو point عرض کرنا چاہوں گا۔ اس میں ایک سال تک تو ان کی absence رہی لیکن اب ان کی موجودگی کے باوجود' آج مجھے بہت افسوس ہوا کہ بھنڈر صاحب نے بہت وضاحت سے adjournment motion کی بات کی اور اس کے جواب میں اپوزیشن کی طرف سے point of order کی بات آئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ ہاؤس

میں کہا جا رہا ہے اسے ہم غور سے نہیں سنتے اور جب ہم کھڑے ہوتے ہیں تو ہاؤس کا وقت بھی لیتے ہیں اور ایک irrelevant issue کو چھیڑ دیتے ہیں جو کہ point of order کے بارے میں ہے۔ اس سلسلے میں دوسری چیز یہ کہنا چاہوں گا کہ جہاں تک adjournment motion کے kill ہونے کا تعلق ہے اس پر آپ نے بھی فرما دیا' ہاؤس میں point of order کی شکل میں یہاں پر گھنٹوں ان issues پر discussion ہوئی ہے لیکن ان issues کی handling میں اور ان issues پر جو اپوزیشن کا رویہ ہے' میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہیں اپنے اس رویئے کو improve کرتے ہوئے اسے relevant بنانا چاہیئے اور جو لوگ ہاؤس میں موجود ہیں وہ ان باتوں کو غور سے سن کر اس کے مطابق اس پر کھڑے ہو کر ہاؤس کا time لیں ۔

Mr. Chairman: Yes, Mr. Memon.

Mr. Nisar Ahmed Memon: I would like to draw the attention of this honourable House to the fact that we have this Session which was meant to discuss the motion which has been moved to discuss the President's Address to the Joint Session. I understand, yes, there are points of order but one fully endorses what Mr. Bhinder has said that if there are issues relating to the procedure, I would suggest that you may like to give a ruling now that we have already spent more then an hour......

Mr. Chairman: Memon sahib, you had started the points of order.

Mr. Muhammad Enver Baig: Mr. Chairman, the Parliamentary Leaders may be brought into your room to discuss......

جناب چیئرمین: بیٹھیں، بیٹھیں، بیگ صاحب! تشریف رکھیئے' interrupt نہ کریں۔

Mr. Nisar A. Memon: So, my suggestion is that the Parliamentary Leaders may assemble in your office and discuss these

modalities to effect the future. However, today, we must get back to the motion that is already on the table on the President's Address. Thank you Mr. Chairman.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: I think, we will now go on the business of the House. Leave applications.

ڈاکٹر شہزاد وسیم نے بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر آج مورخہ 29 فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید دلاور عباس نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 29 فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: پروفیسر محمد ابراہیم خان نے ناگزیر مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 29 فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، مولانا گل نصیب خان بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر مورخہ 27 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد نصیر خان نے اطلاع دی ہے کہ وہ چین کے سرکاری دورے پر ہیں اس لئے مورخہ 27 فروری تا یکم مارچ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

We may resume for the discussion on the motion moved by Mr.

Wasim Sajjad, Leader of the Hosue on behalf of Minister Incharge of Parliamentary Affairs on 20th February, 2004. First speaker today will be Mrs. Razina Alam Khan.

FURTHER DISCUSSION ON THE PRESIDENTIAL ADDRESS

مسز رزینہ عالم خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! آپ نے مجھے صدر مملکت کے خطاب پر اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا۔ صدر مملکت کا خطاب بلاشبہ ایک مدلل، ایک جامع خطاب تھا اور ہر اس محب وطن پاکستانی کے دل کی آواز تھی جو اس ملک کو خوشحال، روشن خیال اور ترقی یافتہ دیکھنا چاہتا ہے۔ جناب عالی! اس خطاب کے دوران ہمارے جو حزب اختلاف کے parliamentarians تھے، ان کا جو رویہ تھا، وہ جمہوری روایات کے نہ صرف خلاف تھا بلکہ اس گھسی پٹی روایت کو ظاہر کر رہا تھا جو پچھلے کچھ عرصے سے صدر کے خطاب کے دوران ہوتی آئی ہے۔ کبھی صدر مملکت پر چوڑیاں پھینکی گئیں، کبھی ان پر چادر پھینکی گئی اور go بابا، go بابا کے نعرے لگے۔ جناب چیئرمین صاحب! اب سوچنا یہ ہے کہ کیا اب وقت آ نہیں گیا ہے کہ ہم اس روایت کی صحت پر غور کریں کہ کیا یہ اچھی روایت ہے جس کو برقرار رہنا چاہئیے؟ کیا یہ صدر مملکت کے شایان شان ہے جو کہ پارلیمان کا ایک حصہ ہیں کہ ان کے لئے اس قسم کے نازیبا الفاظ استعمال کئے جائیں یا غلط قسم کی نعرہ بازی کی جائے؟ جناب چیئرمین! میں ان تفصیلات میں تو نہیں جانا چاہتی جو ان تعلیم یافتہ parliamentarians نے ان کے خلاف کی ہے۔ تعلیم، جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے "کہ تعلیم اپنے اوپر پھیلاؤ"، اس کا مطلب ہے کہ ایک تعلیم یافتہ شخص کو اپنی بات چیت، اپنے کردار سے، اپنے رویہ سے یہ ظاہر کرنا چاہئیے کہ وہ تعلیم یافتہ ہے۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جو الفاظ استعمال کئے گئے، جس قسم کی بات چیت ہوئی، جو نعرے تھے، میں ان کی تفصیل میں اس لئے نہیں جانا چاہتی کہ ان کے بارے میں میں صرف ایک شعر ان کی خدمت میں، اپنے ان parliamentarians کی خدمت میں عرض کرنا چاہتی ہوں کہ:

آپ خود اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

جناب چیئرمین! Opposition کی طرف سے کئی بار یہ کہا گیا کہ صدر مملکت نے اپنی تقریر میں غربت کے خاتمہ کے لئے کوئی لائحہ عمل پیش نہیں کیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مجھے اس بات کا خصوصی احساس ہے کہ micro credit, micro indicators کے جو فوائد ہیں' وہ ہماری عوام تک پہنچنے ضروری ہیں۔ آپ نے غربت کو ختم کرنے کا لائحہ عمل اس طرح پیش کیا کہ زراعت میں ترقی ہو' آبی وسائل بڑھیں اور human resource development ہو' بجلی کی قیمت میں کمی اور اس طرح کے اقدامات کا اشارہ کیا ہے' وہ غربت کے خاتمہ ہی کے لئے تھے۔ جناب عالی! بجلی کی قیمت کم ہو گی تو ظاہر ہے کہ باقی products کی قیمت بھی کم ہو گی اور cost of production کم ہو گی اور اس طرح غربت میں کمی کی طرف ہم آ سکتے ہیں۔ دوسری بات جناب والا! ہم بحیثیت قوم غربت میں کمی کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اب جو parliamentarians کو خاص طور پر honourable senators کو development projects کے لئے جو رقوم مختص کی گئی ہیں' کیا کسی نے یہ سوچا ہے کہ وہ ہم غربت کے خاتمے اور اس کو کم کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں؟ ہم ایسے projects اپنی constituencies میں شروع کر سکتے ہیں جن سے ملک میں غربت میں کمی ہو۔ جناب والا! ہم اپنے آپ کو ہٹا کر دوسروں کی بات کرتے ہیں جبکہ میں سمجھتی ہوں کہ بحیثیت ایک پاکستانی جتنے بھی ہمارے مسائل ہیں' ان کو حل کرنا بھی ہمارے فرائض میں شامل ہوتا ہے۔ جناب عالی! بہت سے ہمارے honourable parliamentarians نے فوج پر کافی الزام تراشیاں کی ہیں اور ان کے خلاف بات کی ہے۔ جیسا کہ ہمارے صدر صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مضبوط دفاع ہماری ضرورت ہے' اللہ کے فضل و کرم سے ہم ایک جوہری قوت ہیں اور ہمیں اس کو نہ صرف برقرار رکھنا ہے بلکہ اسے بڑھانا ہے۔ جناب والا! ایک حدیث ہے کہ "سرحد کی ایک دن کی نگرانی' ایک مہینے کے روزوں اور اس کی راتوں کے قیام سے زیادہ افضل ہے" تو جو سرحدوں کے محافظ ہیں' میں سمجھتی ہوں کہ وہ دعاؤں کے مستحق ہیں نہ کہ غلط قسم کی الزام تراشیوں کے۔ اس الزام تراشی کی ایک مثال Opposition میں بیٹھے ہوئے' ہمارے ایک بھائی نے الزام تراشی کی ایک مثال' اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہمارے ایک بھائی نے 20 فروری کی تقریر میں یہ کہا کہ

'NADRA' کے چیئرمین جناب سلیم معین صاحب صدر مملکت کے رشتہ دار ہیں اور یہ اقربا پروری کی مثال انہوں نے پیش کی ہے۔

جناب چیئرمین! ایک حدیث پھر میں بیان کرنا چاہوں گی کہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کے جھوٹے ہونے کی اس سے زیادہ اور کوئی دلیل نہیں ہے کہ وہ کسی بات کو بغیر تصدیق کئے دوسروں تک پہنچائے۔ مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ بہت غلط statement تھی کیونکہ جھوٹ پر مبنی تھی۔ میں نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ جناب سلیم معین کی کوئی رشتہ داری صدر مملکت کے ساتھ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے اپنے دائیں ہاتھ پر بیٹھے ہوئے honourable members سے اتنا کہوں گی کہ وہ الزام تراشیوں کی روش چھوڑ دیں اور تعمیری کام کی طرف توجہ دیں۔ اب میں آپ کی توجہ ایک بہت اہم topic کی طرف دلا رہی ہوں جو کہ ہمارے صدر مملکت کی تقریر کا حصہ ہے اور وہ ہے خواتین کی ترقی سے متعلق۔ صدر مملکت نے فرمایا کہ جو ملک اپنی خواتین کی پچاس فیصد آبادی کو برابری کی بنیاد پر مواقع فراہم نہیں کرتا اور ان کی بہتری کی طرف دھیان نہیں دیتا وہ صحیح معنوں میں ترقی نہیں کرسکتا۔ خواتین کو صحت، تعلیم اور ملک کے سیاسی عمل میں شرکت کے مواقع فراہم کرنے ہوں گے ورنہ ہماری آنے والی نسلوں کا مستقبل کبھی بہتر نہیں ہو سکتا۔

جناب والا! خواتین اس ملک کی پچاس فیصد آبادی سے زیادہ ہیں اور یہ وہ حصہ ہے جس کی گود میں ہمارا مستقبل پرورش پاتا ہے۔ ہم لوگوں کی بہتری کے لئے آج تک جو کچھ ہوا صدر صاحب نے LFO کے ذریعے 33% representation دی Councilors کو اور 17% Parliamentarians کو یہ ایک بہت بڑی چیز تھی جو political participation میں خواتین کو ملی لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں پر آنا ایک honour ہے لیکن اس honour کی جو ذمہ داری ہم پر عائد ہے، اس سے ہم کس حد تک عہدہ برآ ہوئے۔ کیا وہ ذمہ داری ہم نے بحیثیت ایک خاتون کے، یا خاتون parliamentarian کے پوری کی ہے؟

جناب والا! ہماری آبادی کو اگر دیکھا جائے تو اس میں اکثریت خواتین کی آبادی ان پڑھ ہے۔ یہاں میں Constitution کے Article 37-B کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا

چاہتی ہوں جس میں لکھا ہے I quote, "the State shall remove illiteracy and provide free and compulsory Secondary education within minimum possible period". جناب والا! ہماری خواتین میں خواندگی کی شرح 1998 کے Census کے مطابق 32% ہے اور دیہی علاقوں میں تو یہ صرف 20 فیصد ہے۔ کیا ہم ان خواتین سے expect کر سکتے ہیں جو سمجھ کے ساتھ پڑھنا لکھنا، جو کہ خواندگی کی تعریف ہے کہ Reading and writing with comprehension جب وہ یہ ہی نہیں کر سکتیں تو وہ اپنے حقوق کیا جانیں گی، کس طرح اپنی حالت بہتر بنائیں گی۔ کیا عالمی یوم خواتین پر مشعلیں جلا کر ہمارے مسائل حل ہو جائیں گے؟

ہماری حکومت نے اور صدر مملکت نے خواتین کی بہتری اور ان کی development کے لئے بہت سے projects شروع کئے ہیں جس میں توانا پاکستان، اور W-3C ایک project جو Ministry of Women Development نے شروع کیا۔ اسی طرح کے خواتین کی ترقی کے جو project ہیں وہ چند اضلاع میں ہی نافذ کیے جا رہے ہیں لیکن ضرورت یہ ہے کہ ہم خواتین کو as a whole ترقی دیں اور ان کو ملک میں فعال اور صحیح کردار ادا کرنے کی تربیت دیں۔

جناب والا! ہم خواتین we are responsible for present and we shape the future اور جب مستقبل کی بات آتی ہے تو خواتین کی ترقی کی بات آتی ہے اور جب خواتین کی ترقی کی بات آتی ہے تو اس میں ایک عورت کا بنیادی حق تعلیم حاصل کرنا ہے۔ علم کا حصول، "میں دوبارہ حدیث quote کروں گی کہ ہر مومن مرد اور عورت پر فرض ہے۔ یہ کہیں نہیں لکھا گیا کہ مرد اس حد تک تعلیم حاصل کرے اور عورت اس حد تک لیکن بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ Feudal ذہن رکھنے والے ہمارے بہت سے parliamentarians جن کو میں personally بھی جانتی ہوں، جب ان سے کہا گیا کہ وہ اپنی constituency میں تعلیم عامہ کے لئے کام کریں تو ان کے پاس بہت سی حجتیں تھیں کہ جی resources نہیں ہیں۔ جناب والا! ہمارے ملک میں resources کی کمی نہیں ہے۔ جب ہم تعلیم کی بات کرتے ہیں تو کہیں سے بھی کمی نہیں ہوتی کیونکہ international agencies ہیں جیسے UNESCO, اور

UNICEF یا اور کوئی ہے یا education for all کے لئے آپ دیکھیں کہ کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور دوسری بھی ایسی جگہیں ہیں جہاں سے ہم پیسہ لے سکتے ہیں۔ بات صرف political commitment کی ہے۔ کیا ہم committed ہیں؟ کیا ہمیں یقین ہے کہ ہم خواتین کو تعلیم یافتہ اور خودمختار دیکھنا چاہتے ہیں؟ ہم بات کرتے ہیں کہ جی ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ ان پر stress کیا جا رہا ہے تو کیوں نہ exploit ہوں۔ ان کو کیا پتا ہے۔ کہتے ہیں کہ بیل تو اللہ تعالیٰ کو بھی مشکل سے پہچانتا ہے تو وہ کس طرح اپنے حقوق کو سمجھیں گے۔ تو سب سے بڑی بات جو میں آج اس floor پر کہنا چاہتی ہوں اور میں اس چیز کا اقرار کرتی ہوں کہ ہمارے رب نے ہمیں کسی چیز سے محروم نہیں کیا۔ جو حقوق خواتین کو اسلام نے دیئے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ اس سے زیادہ ہمیں کچھ نہیں چاہیئے۔ لیکن ان حقوق کا ہمیں ملنا یقینی بنانا چاہیئے۔ اس معاشرے میں جیسے parliamentarians ہیں اور جو ارباب اختیار ہیں ان کو اس چیز کو یقینی بنانا چاہیئے کہ جو ہماری خواتین کی population ہے وہ اس استحصال کا شکار نہ ہو۔ کیونکہ علم، آگہی اور شعور کی کمی کی وجہ سے ان کو ہر طرح کے مسائل کا سامنا ہے۔ وہ کاروکاری کی victim بنتی ہیں، ان کو ان کے جائز حقوق جیسے حق وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے کیونکہ ان کو نہیں پتا کہ ان کے حقوق کیا ہیں۔ ان کو تو یہ بھی نہیں پتا کہ اگر ان کے-----، یہ میں اپنا ذاتی تجربہ بتا رہی ہوں کہ ان کو ان کے بچوں کے لئے ointment دیتے ہیں لگانے کے لئے تو وہ ان کو کھلا کر آتی ہیں

تو جناب والا! اس صورت میں میں سمجھتی ہوں کہ ہمارا مستقبل اس سے روشن نہیں ہو سکتا، ہمارا مستقبل ہمیں وہ سب کچھ نہیں دے سکتا جو ایک خوشحال پاکستان کے لئے ضروری ہے۔ جب ہماری خواتین تعلیم یافتہ نہ ہوں، باشعور نہ ہوں اور باشعور ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے لئے skill training programmes کا انتظام کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جب تک وہ معاشی طور پر خودمختار نہیں ہوں گی وہ empowered نہیں ہو سکتیں۔ ہم خواتین کی empowerment کی بات کرتے ہیں، ہم ان کی تعلیم کی بات کرتے ہیں، میں آپ سے ایک بات share کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے ہر گھر میں دیکھیں کہ گھر ایک unit ہوتا ہے اور ہر گھر کا سربراہ ایک مرد ہوتا ہے، میں اپنے ملک کے تمام حضرات سے یہ سوال کرتی ہوں کہ کیا انہوں نے اپنی بچیوں کی

تعلیم کا بندوبست کیا ہے اور جیسا کہ ہمارے آئین میں لکھا ہے کہ compulsory education ہونی چاہیئے تو کیا وہ خود اپنے اوپر یہ چیز نہیں نافذ کر سکتے کہ ہماری خواتین تعلیم یافتہ ہوں۔ کیونکہ جو ہاتھ چولہا جلاتے ہیں وہ اس قوم کو rule کرتے ہیں اور اچھی قوم اچھی مائیں ہی دیتی ہیں۔ تو وہ اچھی مائیں کیسے پیدا ہوں گی اور کہاں سے پیدا ہوں گی جب تک وہ معاشی طور پر خودمختار نہیں ہوں گی جب تک skill training programmes ان کے لئے نہیں کئے جائیں گے اور پھر ان کی monitoring کی ضرورت ہے کہ آیا یہ کام یا projects ہم نے شروع کئے ہیں ان کا فائدہ مستحق خواتین کو مل رہا ہے یا نہیں۔ جہاں تک ہم parliamentarians کا تعلق ہے ہمارے لئے بھی سینیٹ میں کوئی research centre ہونا چاہیئے جہاں بیٹھ کر ہم کام کر سکیں۔ ہمیں تھوڑی سی assistance چاہیئے چاہے وہ secretarial ہو یا وہ research کے لئے ہو تاکہ ہم وہاں بیٹھ کر اپنی ان کم خوش قسمت خواتین کے لئے کام کر سکیں۔

جناب والا! خواتین کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے ہمارے ملک میں ہماری حکومت نے micro credit کے لئے خاطر خواہ انتظام کیا ہے جس کے لئے خوشحالی بنک کام کر رہے ہیں لیکن اس کی شرح پندرہ یا اٹھارہ فیصد کے قریب ہے جو کہ میں سمجھتی ہوں کہ ان خواتین کے لئے جو ابھی اپنا کاروبار شروع کرتی ہیں ان کے لئے بہت زیادہ ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ جو این جی اوز ہیں وہ کم شرح سود پر قرضے کا بندوبست کریں تاکہ وہ آسانی کے ساتھ اپنا چھوٹا موٹا کاروبار چلائیں اور معاشی طور پر خودمختار ہوں۔ اس کے علاوہ ان کو سستا انصاف مہیا کرنے کے انتظامات ہونے چاہئیں تاکہ ان کو چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے عدالتوں کے چکر نہ لگانے پڑیں۔ ہمارے معاشرے کے کچھ constraints ہیں، ہمارے معاشرے کے کچھ اصول ہیں جن کو دیکھتے ہوئے ایک خاتون کا بار بار عدالتوں میں جانا ٹھیک نہیں ہے۔ ٹھیک ہے حکومت اس کے لئے کچھ کر رہی ہے لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ ہم بحیثیت ایک قوم اس چیز کی ضرورت کو سمجھیں کہ ہمیں صحیح معنوں میں اپنی خواتین کو ایک لائحہ عمل دینا ہے تاکہ وہ ترقی کر سکیں اور اس ملک کی ترقی کے دھارے میں اپنا فعال کردار ادا کر سکیں۔

میں یہ سمجھتی ہوں کہ سیاسی عمل میں Ministry of Women Development نے جو پروگرام W3P شروع کیا ہے وہ بہت اچھا ہے لیکن ناکافی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ حکومت

کے resources محدود ہیں۔ اس کے لئے بھی میں اپنی قوم سے آپ کی وساطت سے اپیل کروں گی کہ خواتین کو political activity میں in بنانے کے لئے اس سے زیادہ تربیتی ورکشاپ ہوں اور ان کو اس کی صحیح سوجھ بوجھ دی جائے۔

ایک چیز جو میں یہاں mention کرنا چاہوں گی کہ جو ہماری چالیس ہزار لیڈی کونسلر ہیں ان میں سے 53% illiterate ہیں۔ یہ ایک بہت ہی گھمبیر مسئلہ ہے کیونکہ وہ لیڈی کونسلر جو کہ grass root level پر اپنے علاقوں کی لیڈر ہیں ان کا illiterate ہونا غلط ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ فوری طور پر ان کی خواندگی کے لئے، ان کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے۔

ایک چیز اور میں اس floor پر کہنا چاہوں گی کہ تعلیم دینے کے بعد ان کو چھوڑ دینے سے ان کی تعلیم lapse کر جاتی ہے۔ ان کی literacy skill بہت کم عرصے میں ختم ہو جاتی ہے۔ ضرورت اس چیز کی ہے کہ ان کو مسلسل continuing تعلیم کے مواقع فراہم کئے جائیں تاکہ وہ اپنی تعلیم کو جاری رکھ سکیں۔ تربیت کے پروگرام ان کے لئے بہت ضروری ہیں۔

آخر میں، میں اتنا کہوں گی کہ صدر محترم کی تقریر قوم کے لئے نہ صرف ایک جامع منصوبہ ہے بلکہ اس پر عملدرآمد کے لئے راہنمائی بھی ہے۔ کامیابی کی ضمانت اس پر منحصر ہے کہ ہم کس طرح ان کے پیغام کو اور ان کے لائحہ عمل کو آگے لے کر چلتے ہیں۔ ہمیں آج جن challenges کا مقابلہ ہے، اس کی جو سب سے بنیادی چیز ہے، جس سے ہم اس پر قابو پا سکتے ہیں وہ ہماری آپس کی یکجہتی اور مل جل کر کام کرنے کا جذبہ ہے۔ ہم لوگوں کو چاہیے کہ اپنے چھوٹے موٹے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر قومی دلچسپی کے معاملات یا قومی اہمیت کے معاملات میں consensus پیدا کریں اور یکجہتی کے ساتھ ان challenges کا مقابلہ کریں۔ جب تک یہ spirit ہم لوگوں میں پیدا نہیں ہوگی، ہم ترقی نہیں کرسکتے، ہم ان challenges کا بخوبی مقابلہ نہیں کرسکتے۔

میں آخر میں قائد اعظم کا فرمان آپ کے سامنے پڑھ کر سنانا چاہتی ہوں۔ I quote.

"ہم نے پاکستان کی آزادی کی جنگ تو جیت لی، لیکن اس آزادی کو برقرار رکھنے اور پاکستان کو مستحکم اور مضبوط بنیاد پر تعمیر کرنے کی

سنگین تر جنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک ہم کامیابی حاصل نہیں کر لیتے۔ آپ کو اپنی پاک سر زمین میں اسلامی جمہوریت، اسلامی معاشرتی انصاف اور انسانی مساوات کے اصولوں کے فروغ کی پاسبانی کرنی ہے۔ اس کام کے لئے ہمہ وقت، ہمہ تن تیار رہنا ہوگا۔ ایمان، تنظیم اور بے لوث فرض شناسی کے زریں اصولوں پر کاربند رہیں تو کوئی شے ایسی نہیں جسے آپ حاصل نہ کرسکیں۔"

جناب والا! یہی ہمارے صدر مملکت جناب پرویز مشرف صاحب کی تقریر کا لب لباب تھا۔ یہی ہماری قوم کے ہر محب وطن پاکستانی کی دل کی آواز ہے۔ یہی ہماری مشکلات کا حل ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : مولانا گل نصیب خان۔

مولانا گل نصیب خان : اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم!(عربی) جناب چیئرمین! صدر صاحب کی تقریر پر موقع دینے پر میں شکرگزار ہوں۔ صدر صاحب نے اپنی تقریر میں جو کہا میں خلاصے کے طور پر بیان کروں گا۔ ان کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ اس ملک میں اسلامی، حقیقی جمہوری نظام کا نافذ اور بحال نہ ہونا اس ملک اور قوم کے لئے نقصان دہ ہے اور دوسری بات اس ملک اور قوم کی ناکامی کے لئے corruption کو سب سے بڑا اور خطرناک مرض قرار دیا ہے۔ چار ایسے خطرات سے بھی قوم کو آگاہ کر دیا ہے جن میں افغانستان اور قبائل کے علاقوں میں دہشت گردی کی ذمہ داری، کشمیر میں Line of Control پر دہشت گردی کی ذمہ داری، جوہری ہتھیاروں کے پھیلاؤ کی ذمہ داری اور انتہاپسند معاشرہ، ان چاروں خطرات کو اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے ایک challenge قرار دیا ہے۔

جناب چیئرمین! عالمی سامراج کے پوری دنیا پر قبضہ کرنے کے دو ہی اصول ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ دنیا کو خوف و ہراس میں مبتلا کر کے اپنا ہمنواء بنایا جائے اور اگر وہ خوف و ہراس میں مبتلا نہیں ہو سکتے تو پھر لالچ دے کر دنیا کو اپنا ہمنواء بنایا جائے۔ اسی اصول کے تحت پرانے زمانے میں جو ظالم حکمران گزرے ہیں یہ انہی کی پالیسی ہے۔اسلام کی بنیادی پالیسی یہ ہے کہ

علم کے ذریعے سے دنیا کو آگاہ کیا جائے اور خدمت کے ذریعے دنیا کو اپنا ہمنواء بنایا جائے۔ میرے خیال میں اس اسلامی اصول کو چھوڑ کر سب سے بڑی غلطی یہ کی ہے کہ ہم نے اپنی سیاست کی بنیاد کو خوف اور لالچ پر رکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمانوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ عالمی کفر مسلمانوں پر ایسے حملہ آور ہونگے جیسے بھوکے انسان کھانے کے برتن پر حملہ آور ہو جاتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے پوچھا کہ جناب والا! کیا اس وقت ہماری تعداد کم ہو گی یا ہم مالی طور پر کمزور ہوں گے؟ کیا اسی وجہ سے عالمی دنیا اور عالمی کفر ہمارے اوپر حملہ آور ہوگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو اخلاقی بیماریاں آپ میں آئی ہوں گی جس کی وجہ سے عالمی کفر آپ پر حملہ آور ہو گا۔ حب الدنیا وکراہیت الموت' دنیا کی محبت اور موت کے ڈر کی وجہ سے دنیا آپ پرحملہ آور ہوگی دنیا کی محبت انسان کو لالچی بنا دیتی ہے اور موت کا ڈر انسان کو بزدل بنا دیتا ہے اور یہی دو اصول عالم کفر نے آج اپنائے ہوئے ہیں اورمسلمانوں کو یا خوف میں مبتلا کیا جا رہا ہے یا لالچ سے ان کی رائے کو تبدیل کیا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین! ہماری بدقسمتی یہ رہی ہے کہ ہر دور میں ہم مارشل لاء سے جمہوریت کی طرف سفر کرتے ہیں اورجمہوریت سے مارشل لاء کی طرف سفر کرتے ہیں ۔ ہم کس کو مورد الزام ٹھہرائیں کہ آپ نے کرپشن کی ہے ،ہم کس کو اس قوم کے سامنے لا کر بتائیں کہ یہ قوم کے دشمن ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ برسراقتدار حکمرانوں کے سائے میں پناہ لیتے ہیں' وہ جتنے بھی مجرم ہوں' وہ قوم اور ملک کے محب وطن بن جاتے ہیں اور جو حکمرانوں کے خلاف بات کرتے ہیں' وہ قوم اور ملک کے دشمن بن جاتے ہیں۔ لہذا ہمیں اس ملک میں جو اختیار اور اقتدار ملا ہے اس کو خدائے پاک و برتر کے بنائے ہوئے ضابطوں کے مطابق استعمال نہ کرنا ہماری سب سے بڑی بدقسمتی ہے اور قوم کے ساتھ ناانصافی ہے ۔ ہم اپنے آئین اور وہ قواعد و ضوابط جو اللہ تعالیٰ نے اجتماعی زندگی گزارنے کے لئے ہمیں دیئے ہیں' ان کو اپنا کر قوموں کے درمیان ترقی کر سکتے ہیں۔

جناب والا! اگر حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے لوگ اپنی یہ ذمہ داری سمجھیں کہ حکومت کی ہر پالیسی کے حق میں بیان دینا ہے خواہ وہ ملک اور قوم کے لئے نقصان دہ ہو' یہ اسلام اور

اسلامی اصولوں کے منافی ہے اورحزب اختلاف کا رویہ یہ ہو کہ حکومت کی ہر پالیسی کی مخالفت کرنی ہے تو یہ بھی اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔ یہ ادارہ اس لئے بنایا گیا ہے کہ ہم قوم اور ملک کو ایک ایسی طرف لے جائیں، جس سے رویئے تبدیل ہوں، جس سے قوموں کے درمیان آپس میں محبت ہو، رشتوں کو فعال کیا جائے۔ لہذا جناب چیئرمین! اس وقت میں یہی گزارش کروں گا کہ اس ملک اور اس سیاست کو بنیادی اصول کی طرف لایا جائے۔ سب سے پہلے علم دینا ہے۔ ہمارے ایوان کو کئی مسائل کے بارے میں علم نہیں دیا جاتا، علم نہ ہونے کی وجہ سے ہم مسائل کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ ہماری قوم اور سیاست کی بنیاد علم ہونی چاہیئے، ہر مسئلے کے بارے میں ہمیں علم ہو اور جب تک علم، معلومات، انفارمیشن نہ ہو، ہم کسی مسئلے کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس کے بعد خدمت کا جذبہ ہو اور خدمت کے جذبے کی بنیاد پر اپوزیشن اور حکومت چلے اور سیاسی جماعتیں بھی چلیں۔ خدمت کا جذبہ لے کر ہم دنیا کو اپنا ہمنوا بنا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! چار خطرات ہم پر مسلط کرکے ہم کو ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے، اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ آزادی کے لئے قوموں کا جنگیں لڑنا، یہ آج کی بات نہیں۔ کشمیری قوم ہماری رائے کے مطابق اور ملک کی رائے کے مطابق حق خود ارادیت کے لیے اور اپنی بقاء کے لیے اور آزادی کے لیے جنگ لڑ رہی ہے اور ہم ان کی اخلاقی حمایت کرتے چلے آرہے ہیں۔ دنیا کو ہمیں یہ بتانا چاہیے کہ ہم اپنے اصول کو سامنے رکھ کر دنیا میں سیاست کرتے ہیں۔ ہم اپنے مفادات اور قوموں کے درمیان اصول اور ضوابط کو سامنے رکھ کر فیصلے کرتے ہیں۔ کشمیر کے مسئلے پر پاکستان حکومت کا موقف اصول کی بنیاد پر، قواعد اور ضوابط کی بنیاد پر ہونا چاہیے، خارجہ پالیسی تبدیل نہیں کرنی چاہیے بلکہ اپنے موقف پر ڈٹے رہنا چاہیے اور کسی کے کہنے پر نہیں، اپنے اداروں کے مشورے پر مذاکرات کرنے چاہیئں لیکن کسی دوسری قوم کے جبر اور استبداد کے سامنے اپنی پالیسیاں تبدیل کرنا، یہ ہمارا رویہ اور شیوہ نہیں ہونا چاہیے۔

اگر ایٹمی technology اور جوہری علم پھیلانا جرم ہے تو ہم اسے جرم نہیں سمجھتے۔ کسی بھی قوم کا حق ہے علم حاصل کرنا۔ ہاں! یہ ہم جرم سمجھتے ہیں، علم کو انسانیت کی تباہی کے لیے استعمال کرنا جرم ہے۔ لیکن دنیا کو اور انسانیت کو علم دینا جرم نہیں ہے اور اگر یہ جرم ہے تو دنیا کے سامنے یہ موقف بھی واضح کردینا چاہیے کہ اسرائیل کو کس نے یہ علم دیا؟ یہ

پھیلاؤ وہاں تک کیسے پہنچا؟ تو اس کو بھی مجرم قرار دیا جائے۔ صرف پاکستان کو مجرم قرار دینا اور ہمارے حکمرانوں کا اس کو ماننا' اس کو خطرہ قرار دینا میرے خیال میں یہ انصاف نہیں ہو گا۔

اس وقت ہم مسائل سے دوچار ہیں۔ یہاں ہمارے ساتھی کہہ رہے ہیں کہ foreigners آئے ہوئے ہیں' میں بجا طور پر اس بات کے کہنے میں حق بجانب ہوں کہ foreigners کو یہاں آنے کی اجازت کس نے دی ہے؟ شناختی کارڈ' پاسپورٹ اور ہماری سرحدوں کو عبور کرنا میرے خیال میں اگر ہمارے حکمرانوں نے کیا ہے تو یہ بات ٹھیک ہے' جس وقت ہمارے مفاد میں تھا' ہم نے اجازت دی۔ اب ان لوگوں کو ان سرگرمیوں سے منع کرنا مناسب ہے جو ہمارے ملک اور قوم کے لیے نقصان دہ ہیں۔ لیکن ان کو دہشت گرد قرار دینا' ان کے خلاف operation کرنا' ان کو ہراساں کرنا' یہ تو میرے خیال میں اسلام کے بنیادی اصولوں کے منافی ہے۔ آپ دیکھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی مثال ایک بدن جیسی ہے اور بدن کے کسی حصے میں تکلیف ہو تو پورے بدن میں تکلیف ہونی چاہیے۔ لہذا جہاں بھی مسلمان ہیں ایک ہی ملت ہیں' ایک ہی اللہ کے ماننے والے ہیں' ایک کتاب کے ماننے والے ہیں' لہذا ہمیں یہ حق تو ہے کہ ہم ان سرگرمیوں سے ان کو روکیں جو ہمارے ملک کے لیے نقصان دہ ہیں لیکن اگر ہم نے اجازت دی ہے تو اب ان کو مارنا' ان کو اذیتیں پہنچانا' میرے خیال میں پوری مسلم برادری سے ہم اپنے آپ کو الگ کر رہے ہیں۔ ہمیں دنیا کو یہ بتانا چاہیئے کہ ہم ایک آزاد اور خود مختار قوم ہیں۔ ہم اپنے فیصلے خود کرتے ہیں اور ہمیں اپنی قوم اور ملت کے مفادات اور اپنی قوم اور ملت کے فائدے کی جنگ خود لڑنی ہے۔ لہذا باہر کی دنیا سے' کسی باہر کی قوم کے ساتھ برابری کی بنیاد پر تو ہم جانے کے لیے تیار ہیں لیکن غلامی کی بنیاد پر ہم جانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ عجیب بات ہے کہ یہاں اپوزیشن بنچوں پر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان ہی کی صفوں سے لوگ جا کر حزب اقتدار کے سائے میں پناہ لینے کے بعد قوم اور ملک کے محب وطن بن جاتے ہیں اور ان پر کسی قسم کے کرپشن کے الزامات نہیں رہتے ۔ میرے خیال میں یہ اصول ختم کرنا چاہیے' جو قوم اور ملک کی کرپشن میں ملوث ہیں ان کو کسی سائے میں پناہ نہیں دینی چاہیے تب جا کر ہم ترقی کریں گے ۔

جناب چیئرمین صاحب! میں آخر میں یہی گزارش کروں گا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر قانون سازی اور اس ملک کے نظریئے کے ساتھ اگر ہم وفا کریں گے تو ظاہر بات ہے کہ یہ ملک ترقی کرے گا ۔ اگر ہم ملک کی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ نہیں کریں گے اور ملک کی جغرافیائی سرحدوں کا بھی تحفظ نہیں کریں اور اگر ہم جغرافیائی سرحدوں کے محافظین کو بھی دنیا کے سامنے رسوا کریں گے اور نظریاتی سرحدوں کا تحفظ کرنے والوں کو دہشت گرد قرار دیں ، ان کے علمی اداروں کو بند کردیں تو میرے خیال میں اس ملک کے آئین کے ساتھ ، اس ملک میں بنائی ہوئی اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے ساتھ یہ نا انصافی ہو گی ۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ڈاکٹر نگہت آغا۔

ڈاکٹر نگہت آغا: جناب چیئرمین! میں آپ کی بے حد شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے صدر کے خطاب پر بات کرنے کا موقع دیا۔ صدر جنرل پرویز مشرف نے جس صداقت، متانت، تدبر، دور اندیشی، دوربینی اور برداشت سے ہمیں خطاب کیا، اس کی کوئی مثال موجود نہیں ہے ۔ میں اس کے لئے ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں اور ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں ۔

جناب چیئرمین! ہمارے معزز ممبران جو کہ حزب اختلاف میں ہیں، جن کی میں بہت عزت کرتی ہوں اور ہم سب لوگ ان کو سرآنکھوں پر بٹھاتے ہیں ، انہوں نے پارلیمنٹ کے تقدس کو مجروح اور پامال کیا ۔صدر نے دانشمندی اور صبروتحمل کا مظاہرہ کیا اور حزب اختلاف کے غیر ذمہ دار روئیے کو درگزر کیا ۔آفرین ہے جناب صدر پرویز مشرف پر۔

دور اندیشی اور تدبر ، اس میں ہمت جرات تھی
سب کو لے کر ساتھ چلا ہے ، وہ جو ملک کا رہبر بھی

bravo Pervez Musharraf, keep it up. ہم آپ کے سپاہی ہیں ، ملک کو آگے بڑھانے میں ہم آپ کے شانہ بشانہ چلیں گے اور اپوزیشن سے بھی میری یہی درخواست ہے کہ ہم ایک ہیں ، ہم سب پاکستانی ہیں ، ہم کیوں نہیں پاکستان کو آگے بڑھاتے ؟ آپ کا حق بنتا ہے کہ آپ اختلاف رکھیں لیکن اختلاف صرف اختلاف کے لئے نہیں constructive criticism کے لئے ۔ یہ ہم سب کا common ملک ہے۔ آپ ہماری یہ درخواست منظور کریں اور ذمہ دارانہ رویہ

اپنائیں۔

جناب والا! پرویز مشرف نے قوم سے جو بھی وعدے کیے وہ پورے کیے اور میں بڑے فخر سے یہ کہہ سکتی ہوں کہ وہ پہلے صدر ہیں جنہوں نے کہا کہ ہم انتخابات کرائیں گے تو واقعی انتخابات کروا دیئے ۔ایسا سابقہ دور میں کہیں بھی نہیں ہوا ۔ انتخابات وعدے کے مطابق کرائے اورجمہوریت کو اصلی حالت میں لانے کے لئے اب بھی کوشاں ہیں ۔ دانشمندی سے ملک کو معاشی اور سیاسی بحران سے نکالنے کی کوشش کررہے ہیں ۔ کشمیر ، افغانستان ، ہندوستان اور ایٹمی توانائی کے پھیلاؤ کے الزامات سے ملک کو نکالنے کی پوری کوشش کررہے ہیں ۔قرضوں کی لعنت سے ملک کو آزاد کرانے کی کوشش کر رہے ہیں اور ملک میں معاشی اور سیاسی استحکام لانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ جناب صدر نے پوری دنیا کو اسلام کا صحیح اور اصلی رخ دکھایا ہے اور خوش اسلوبی سے صاف اور شفاف حقائق دنیا کے سامنے لائے ہیں ۔ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے ،سچا اور پیار پھیلانے والا مذہب ہے ۔ یہ انتہاء پسندنہیں ہے ۔ اور اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ جومنفی اثرات already آ چکے ہیں ان کو دور کریں ۔ اندرونی تخریب کاری کے لئے بھی قابل ستائش اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اس میں ، میں یہ نہیں کہتی کہ انسان سے غلطی نہیں ہوتی ، انسان تو کوئی بھی perfect اور ideal نہیں ہوتا ۔ وہ بھی ، قوم بھی اور ہم سب بھی غلطیاں کر رہے ہیں۔ لیکن جب غلطیاں point out ہوتی ہیں تو وہ کچھ نہ کچھ ان کو دور کرنے کے لئے steps لیتے ہیں۔

ہمارے معاشی حالات کو بہتر کرنے کے لئے صدر صاحب ازحد کوشش کر رہے ہیں تاکہ مہنگائی نہ ہو ، نوکریاں لوگوں کو مل سکیں ، خاص کر نوجوانوں کو نوکریاں مل سکیں ۔ اس چیز کی ذمہ داری نہ صرف حکومت پر ہے بلکہ ہم سب پر بھی ہے ۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جس طرح بھی ہو اپنے نوجوانوں کو بزنس ، زراعت ، آئی ٹی اور ہر شعبے میں نوکریاں دیں ۔ یہ ہمارا فرض بنتا ہے ۔ اور میں اس کے لئے اپوزیشن سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ بھی انتھک کوششیں کریں ۔ اپوزیشن کیا ہوتی ہے؟ ہم سب پاکستانی ہیں ۔ .There is no Opposition ۔ صرف ہمارے چند خیالات مختلف ہوتے ہیں ۔ وہ خیالات ترقی میں آڑے نہ آنے دیں ۔ ٹھیک ہے آپ اپنے خیالات ضرور express کریں لیکن positively express کریں۔

جنرل پرویز مشرف نے جس دن سے عہدہ سنبھالا ہے وہ تعلیم پر بہت زیادہ زور دے رہے ہیں ۔ خاص کر 50% آبادی، یعنی خواتین کی آبادی پر ، ان کو بہت آگے لایا جا رہا ہے ۔ اور یہ ہم سب کا فرض بنتا ہے ۔ چونکہ خواتین ہی آپ کی بہنیں ہیں ، مائیں ہیں ،آپ کی بیٹیاں ہیں ۔ انہی کو آپ آگے کریں ۔ اور یہی future generations کو بنانے والی ہیں ۔

تعلیم یا علم ایک روشنی ہے۔ جو کہ کوئی چوری نہیں کرسکتا ، کوئی طوفان اور زلزلہ اس کو تباہ نہیں کرسکتا، سیاسی جماعتیں اس کو ختم نہیں کرسکتی ہیں۔ اس لئے تعلیم پر زیادہ زور دینا اور زیادہ سے زیادہ اس پر خرچ کرنا اہم ضرورت ہے ۔ میں یہاں پر تعلیمی پالیسی پر تھوڑی سی بات کرنا چاہتی ہوں حقیقت میں چار پانچ شعبے ہیں جو ملکی ترقی کے لئے بہت ضروری ہیں ۔ تعلیم ، صحت ، سیاسی استحکام اور معاشی استحکام۔ میں اس وقت صرف تعلیم اور صحت عامہ پر بات کروں گی کیونکہ ہمارے باقی معزز ممبران نے دیگر نکات پر بہت اچھی اچھی باتیں کی ہیں۔

سب سے پہلے میں تعلیمی پالیسی پر بات کروں گی ۔ تعلیمی پالیسی کسی ملک اور جگہ کی کبھی بھی ideal نہیں ہوتی ہے ۔ لیکن میں آپ کو دعوے کے ساتھ یہ کہتی ہوں کہ ہماری جو تعلیمی پالیسی بنائی گئی ہے ، وہ ہمارے وسائل کے مطابق best policy ہے ۔ میں وسائل کے متعلق تھوڑا سا کہنا چاہتی ہوں ۔ کوئی ملک بھی 2.2 per cent of the G.D.P. نہیں خرچ کر رہا ۔ ہمارے پڑوسی ممالک انڈیا، بنگلہ دیش وغیرہ 8% کر رہے ہیں ۔ سری لنکا 12% of the GDP خرچ کر رہا ہے ۔ اسی طرح اسرائیل کو لیں تو وہ 22% خرچ کر رہا ہے۔ تب وہ تعلیم کو آگے لے جا رہے ہیں۔ ہماری پالیسی کی وجہ سے 2.2% of the GDP سے بھی ہم اس کو بہت آگے لے گئے ہیں ۔لیکن یہاں پر میں یہ درخواست ضرور کروں گی کہ چند سالوں کے لئے صدر صاحب اور آپ سب سے میری درخواست ہے کہ تعلیم کے ذریعے sudden revolution لانے کے لئے اس کو 10% of the GDP کردیں ۔ تاکہ ہم revolutionize کرسکیں اور ہم دنیا سے مقابلہ کرسکیں۔

اب تعلیم میں آپ سب کو معلوم ہے کہ پانچویں جماعت تک مفت تعلیم کردی ہے بلکہ کتابیں اور تھوڑا بہت کھانا بھی دینے کا بندوبست کیا جا رہا ہے ۔ adult literacy پر بہت

زیادہ زور ہے ۔ Vocational,Teachers and IT trainings پر بہت زور دیا جا رہا ہے۔ تو یہ ہمارے اساتذہ ہی ہیں جنھوں نے ہماری future generations بنانی ہیں۔ اس کے علاوہ عورتوں اور جنرل پبلک کو economically independent بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ تاکہ ہمارے تمام ملک کے معاشی حالات بہتر ہو جائیں۔ اس کے علاوہ مدارس کو بھی مالی اور فنی امداد دی جا رہی ہے جو کہ موجودہ زمانے کی ضروریات کے لئے لازم ہے۔ Private and publicpartnership کو بھی بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ اس کو آگے بڑھایا جا رہا ہے تاکہ ملک کا تمام talent جتنا بھی talent private sector میں ہے' public sector میں ہے' اس کو قوم کی بہتری کے لئے بروئے کار لایا جا سکے۔

سب سے اہم اقدام جو اس وقت بچوں کے حوالے سے کیا جا رہا ہے وہ early child education ہے۔ جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ learning سب سے زیادہ تین سال کی عمر تک ہوتی ہے۔ اس کے بعد تھوڑی کم ہو جاتی ہے۔ پھر تین سے پانچ سال تک ہوتی ہے۔ اس کے بعد جو 3rd stage آتی ہے وہ آٹھ سال تک ہے۔ آٹھ سال کے بعد pattern of learning نہیں بڑھتے' صرف knowledge بڑھتی ہے۔ اسی آٹھ سال تک thinking patterns بھی develop ہوتے ہیں۔ attitude بھی develop ہوتے ہیں' values اور learning patterns بھی develop ہوتے ہیں۔ اس کے بعد چیزیں صرف polish ہوتی ہیں' knowledge بڑھائی جاتی ہے۔ یہی critical age ہے جس پر کسی بھی حکومت نے اس سے پہلے زور نہیں دیا۔ صرف اس حکومت نے early child education پر زور دیا ہے۔ دنیا میں جتنی بھی researches ہوئی ہیں وہ یہ prove کرتی ہیں کہ جو کچھ آپ آٹھ سال تک develop کر دیتے ہیں attitude, values, thinking pattern and learning style اس کے بعد وہ آپ change نہیں کر سکتے صرف polish کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے بھی میں حکومت کی بہت شکر گزار ہوں۔

اس کے بعد teacher training آتی ہے جس کی بہت اشد ضرورت ہے۔ اس پر بھی از حد زور دیا جا رہا ہے کیونکہ خواندہ افراد ہی تعلیم کو فروغ دے سکتے ہیں۔ لیکن ہم impatient ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہر چیز overnight ہونی چاہیئے۔ یہ چیزیں overnight نہیں ہوتی ہیں۔

slowly ہوتی ہیں' ان کا start ہوتا ہے۔ اس پر تھوڑا سا boost دینا پڑتا ہے پھر آہستہ آہستہ یہ process ہوتا رہتا ہے۔ انشاء اللہ teacher training میں بھی next 5 year میں آپ کو بہت نمایاں فرق نظر آئے گا کہ وہ کس طرح سے ہماری education کو positive سمت میں رکھ رہے ہیں۔ بہت سے اساتذہ بیرون ملک بھیجے جا رہے ہیں۔ بہت سے experts یہاں پر بلائے جا رہے ہیں' ان کی local training ہو رہی ہے' NGOs بھی بہت زیادہ کوشش کر رہی ہیں کہ اساتذہ trained ہوں۔ انشاء اللہ آپ سب کی مدد سے یہ field بھی بہت اچھا ہو جائے گا۔ Curriculum کے area میں بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ اس میں بھی پیش رفت ہو رہی ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ اسے دنیاوی اور دینوی دونوں ضروریات کے مطابق ڈھالا جا سکے۔ اس کے لئے بھی private sector کو بڑھ چڑھ کر مدد کرنی ہوگی کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ government یہ نہیں کر رہی ہے' government یہ کرے اور وہ کرے۔ بھئی ہم بھی تو ہیں۔ ہمیں بھی یہ پیش کرنا چاہیئے کہ ہم کیا کر سکتے ہیں آپ کے لئے؟ اور اگر ہم پیش کریں تو government کو ہمیں اس چیز میں involve کرنا چاہیئے ۔ ہمارے بہت سے باشعور لوگ اس بات کے لئے تیار ہوں گے کہ اگر آج بھی government انہیں بلائے تو وہ free کام کرنے کو بھی تیار ہیں۔ پہلے اس سینیٹ میں دیکھ لیں کتنے باشعور لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ کتنے specialist بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج بھی اگر government بلائے گی کہ اس میں آپ مدد کریں تو کون نہیں جائے گا' کون مدد نہیں کرے گا؟ اور ہم تو پیسے بھی نہیں مانگتے ان سے۔ ہم تو ویسے بھی جذبے کے طور پر کریں گے۔

پھر اس کے بعد text books کا معاملہ آتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں کافی work out کرنا چاہیئے ۔ جیساکہ میں نے ابھی تک دیکھا ہے کہ ایک تو subject specialist books لکھ دیتے ہیں اور text book کو present کئے جاتے ہیں۔ subject specialist ضرور ہوتے ہیں لیکن انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ psychologically یہ effect کیسے کرے گا؟ Sociologically اس چیز کا کیا affect ہوگا۔ پھر developmental psychology کے حساب سے بچوں کو کس طرح سے deal کرنا چاہیئے۔ اس چیز میں ہمیں بہت پیش رفت کی ضرورت ہے جیساکہ باہر کے ملکوں میں ہوتا ہے کہ باقاعدہ panels بنتے ہیں۔ یہ میں آپ کی

وساطت سے private sector کو کہہ رہی ہوں، جس میں educationists ہوں، Subject specialists ہوں، child psychologists ہوں، development کے ماہر ہوں، lawyers ہوں غرض یہ کہ دنیا کی ہر fields سے انسان ہوں تاکہ وہ کہہ سکیں کہ یہ یہ چیزیں بچوں کے لئے فائدہ مند ہیں۔ اس کو کس طرح سے present کریں؟ اس کے لئے اس میں artists بھی ہوں جو کہ اس کو اچھی طرح سے portrait کر سکیں جیسا کہ باہر کے ملکوں میں ہوتا ہے۔

جناب والا! میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتی ہوں۔ ہمارے بچے ہماری قوم کا سرمایہ ہیں۔ ان کے لئے ہمیں maximum کوشش کرنی چاہیے کہ ان کے لئے subject matter appealing ہوں، meaningful ہوں، جس سے ان کے صحیح جذبے بیدار ہوں، انہیں opposite چیزیں سکھائی جائیں نہ ہی تفرقہ سکھایا جائے۔ یہ بہت ضروری ہے۔ میں آپ کو simple مثال دیتی ہوں کہ جب میں State میں research کر رہی تھی، اس میں بچے involve تھے چونکہ میں یہ معلوم کرنا چاہ رہی تھی کہ mathematics کے لئے کون سا area بہت اچھا ہے، کون سا طریقہ بہت اچھا ہے۔ اس کے لئے جب مجھے interview کے لئے بلایا گیا تو I was shocked کہ وہاں پچیس لوگ from every field of walk بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک گھنٹہ مجھے grill کیا کہ آپ کون سا طریقہ اختیار کریں گے کہ جس سے بچے hurt نہیں ہوں گے۔ جب میں نے انہیں طریقے بتائے تو انہوں نے میرے کئی طریقے reject کئے کیونکہ وہ بچوں کی فلاح اور بہبود کے لئے کام کرتے ہیں۔ اگر ایک چھوٹی سی research کے لئے اتنا کچھ ہو سکتا ہے تو پھر جو text books لکھی جا رہی ہیں، اس کے لئے panels بنائیں۔ میں اس کے لئے ہر ایک سے request کرتی ہوں، گورنمنٹ سے بھی request کرتی ہوں، private sector سے بھی request کرتی ہوں کہ panels بنائیں تاکہ عمدہ چیزیں سامنے آ سکیں جو culture اور religion دونوں کو represent کریں۔ ہمارا religion اسلام ہے۔ ہماری text books میں اس کی صحیح عکاسی اور راہنمائی ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: ذرا وقت کا خیال رکھیے۔

ڈاکٹر نگہت آغا: میں دو تین منٹ اور لوں گی۔ اب وقت کے متعلق آپ نے کہہ دیا

ہے۔ میں صحت پر بھی بولنا چاہ رہی تھی، چلیں ! اس پرکوئی اور معزز ممبر بات کرے گا لیکن صحت پر بھی maximum attention دی جا رہی ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ ادویات سستی کی جائیں بلکہ وزیر اعظم صاحب نے announce کیا ہے کہ جو ادویات heart سے متعلق باہر سے آرہی ہیں، ان پر tax نہ لیا جائے۔ اسی طرح سے پوری drugs کے متعلق review کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹروں کو trained کیا جا رہا ہے۔ مختلف جگہوں پر انہیں بھیجا جا رہا ہے۔ چونکہ میرا time کم ہے۔ اس لئے میں اس پر زیادہ بات نہیں کروں گی۔ تاہم میں دو منٹ میں ایک اور پہلو کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب والا! مجھے ایک دو دن پہلے بہت تکلیف ہوئی جب اسلام کے متعلق بات کی گئی کہ "ہم ان کا اسلام نہیں مانتے"۔خدا را! آپ کیا باتیں کر رہے ہیں۔جب خدا ایک ہے، رسول (صلعم) ایک ہے، قرآن ایک ہے اور اسلام ایک ہے تو پھر آپ کیا بات کر رہے ہیں؟ اسلام کو ہی چاہیے کہ وہ ہمیں اکٹھا کرے۔ ہم اس وقت ایک بات پر اکٹھے ہوئے ہیں، اس میں اسلام نے ہمیں اکٹھا نہیں کیا بلکہ political parties اکٹھی ہوئی ہیں۔ یہ for Islam اکٹھی نہیں ہوئی ہیں but for political reasons اکٹھی ہوئی ہیں۔ میں آپ سے بڑے مود بانہ طور پر request کروں گی کہ خدا را! یہ باتیں نہ پھیلایا کریں ۔ کون جانتاہے کہ کون بہتر مسلم ہے۔ یہ تو صرف خدا ہی جانتاہے ۔ آپ یہاں خدا کے راز افشا نہ کریں۔(قائد اعظم کی تصویر کی طرف اشارہ) یہ ہیں ہمارے بانی۔ آپ نے ان کے متعلق بات کی ہے تو میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ انہوں نے ہمیں ملک دیا ہے اور یہاں پر جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں شاید یہ partition سے پہلے پیدا نہ ہوئے ہوں۔ میں اس وقت پیدا ہوئی تھی، میں اس وقت بچی تھی۔ اور میں آپ کو correct position بتاتی ہوں کہ اپنا ملک کیا چیز ہے۔ جب ہم partition کے وقت یہاں آئے تو ہمارے پاس کچھ نہیں تھا۔ میں اس وقت بچی تھی ، پھر بھی مجھے اس وقت کی ہر چیز یاد ہے کہ local لوگ ہمیں accept نہیں کرتے تھے کہ یہ تو refugee ہیں اور ہمیں refugee-refugee کہتے تھے۔میں اس وقت تین چار سال کی تھی، میرا مطلب ہے کہ میری اس وقت کوئی خاص age نہیں تھی پھر بھی ان کی باتوں سے hurt ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ اس وقت میرے ماں باپ کی آنکھوں میں جو آنسو تھے، وہ مجھے نہیں بھولتے کیونکہ ہم وہاں سب کچھ چھوڑ کر آئے تھے۔

سب کچھ قربان کرکے آئے تھے۔ آپ سب کو تو یہاں بنا بنایا ملک مل گیا ہے۔ اسے آپ خراب نہ کریں۔ ہم سے پوچھیں جو اتنی sacrifices کرکے آئے تھے، مجھے یاد ہے جو لاشیں میں نے راستے میں پڑی ہوئی دیکھی تھیں، وہ مجھے آج تک نہیں بھولی ہیں۔

Mr. Chairman: Please conclude now.

ڈاکٹر نگہت آغا: مجھے میرے parents کی مایوسی نہیں بھولتی - اس لئے میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ پاکستان کو آگے بڑھائیں اور مل جل کر کام کریں۔ Thank you very much. پاکستان پائندہ باد۔

جناب چیئرمین: جناب انور بیگ۔

Mr. Muhammad Enver Baig: Thank you Mr. Chairman.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

In the name of Allah, the most beneficient, the most merciful, I Pervez Musharraf, do solemnly swear that I will bear true faith and allegiance to Pakistan, uphold the Constitution of Islamic Republic of Pakistan which embodies the will of the people and that I will not engage myself in any political activities whatsoever and that I will honestly and faithfully serve Pakistan in the Pakistan Army as required by and under the law. May Allah Almighty help and guide me.

Sir, this is the message of thanks which I would like to give to General Musharraf. Number 2, he is the General who has defaced the Constitution of Pakistan, the Supreme Court of Pakistan, as many leaders have mentioned in the past, do not have the authority to give power one man to change the Constitution of Pakistan. Any amendments to the Constitution is laid down in the 1973 Constituiton and it is absolutely

crystal clear. Above that the judges of the superior court, unfortunately even today are under the PCO and are not loyal to the Constitution of Pakistan as the oath of the superior judges state in the Constitution of Pakistan. The judges were made to swear the allegiance to General Pervez Musharraf according to the PCO.

Mr. Chairman, then comes the kicking out of an elected President Mr. Rafiq Tarar. A notification was issued or an order was issued that he is removed from office with immediate effect. He was served the orders at two o'clock in the afternoon and at three o'clock, he was on the motorway for Lahore and at 3.30 p.m., the General took oath as the President of Pakistan and became a self styled President of the Islamic Republic.

Then comes the role of the NRB, a retired General, who had retired in 1997 living in Karachi, playing golf, was called into the headquarter of NRB. The Pakistan Army never thought it fit that this General, although promoted to three star, is incapable and incompetent to command a Corps of the Pakistan Army and if a three star General......

(At this moment an honourable member walked out in protest that he has not been given an early chance to speak)

جناب چیئرمین: اس کے بعد آپ کی باری ہے اگر آپ بیٹھنا چاہیں۔

Mr. Muhammad Enver Baig: Sir, this three star General, who never commanded a Corps in the Pakistan Army, was called to act as the Chairman of the National Reconstruction Bureau at a fixed salary and *Maasha Allah*, excellent perks with beautiful Pajero cars at his disposal.

So, obviously sir,

ایک آدمی کو جو golf کھیل رہا ہے کراچی میں، اس کو ایسی موٹی نوکری ملے

how can he be disloyal to his master and he has no experience as far as the law is concerned neither he worked in the Law Department of Pakistan Army. Then of course, another man appeared,

جو ہمیشہ appear ہوتے ہیں the *Jadoogar* of Jeddah وہ scene پر آگئے اور انہوں نے سب لکھ کر دیا

and the Constitution was totally defaced. Sir, I think, I need to thank the General for all what he has done for the poor people of Pakistan

جو 1973 میں ایک Constitution بنا تھا by the duly elected representatives of the people اور ان تین آدمیوں نے مل کر جناب اس Constitution کی xxxx کر دی ہے۔

Mr. Chairman: That word may please be deleted from the records and please be careful of the choice of words.

جناب محمد انور بیگ: جناب! جو facts تھے میں وہ کہہ رہا ہوں باقی جو آپ کی مرضی ہے آپ جیسا چاہیں کریں۔

Mr. Chairman: There are other ways to describe anything that you want to say.

Mr. Muhammad Enver Baig: Now, sir, General Musharraf promised in his maiden speech in October 1999, of good governance. Sir, I have to state with deep regret that he has patronized corruption of the highest degree. There are a number of Federal Ministers whose cases are pending in the *NAB*.

+ [+++++ [xxxx Words expungd by the orders of the Chairman.]

Courts, in the Supreme Court and the High Courts against corruption and misuse of power and living beyond their means. Sir I must thank the General for all this patronage to the corrupt people. Then sir, come the elections, October, 2002, he made specific laws to keep Mohtarma Benazir Bhutto out of elections, he suspended the floor crossing Article in the Constitution, so that the *"Lotas"* could join them and then of course, in that process he formed a "King's Party" headed by all the *"Lotas"* of PML(N) unfortunately. As you very well know that even on the election day the results were rigged. The Returning Officer at 3 o'clock in the morning made an announcement that Mr. so and so has won, he gets up at 9 o'clock in the morning, he has lost by 500 votes and those people are today sitting in the Federal Cabinet, thank you very much General Musharraf, you have done a wonderful job.

Then sir, after the election, a cabinet was formed and they wanted in fact General Zia picked up a deaf and dumb gentleman, but unfortunately that deaf and dumb sir.....

پھر ان کو ہوش آئی اور انہوں نے کچھ کہا اور جب کہا تو ان کو پسند نہیں آیا they sacked him up. So, this time they wanted to pick up a gentleman, they

thought کہ deaf and dumb تو ضرور ہونا چاہیئے but he should also be blind.

So, therefore they picked up a man who is deaf, dumb and blind and unfortunately the honourable Prime Minister is never taken into confidence.

اور وہ غریب صبح اپنے Principal Secretary سے پوچھتے ہیں کہ یار یہ خبر کب آئی ہے اور کہاں

سے آئی - Please check from the Presidency what has happened. Sir, this is a

kind of democracy which General Musharraf wants and thank you very much General for a lovely democratic set up, you have given to the poor people of this country.

Then sir, recently General Musharraf was in "Devas" in the

اور جناب ان سے ایک سوال Conference and he was interviewed by the CNN.

پوچھا گیا کہ General, there were two assassination attempts on you, what happens if God forbid something happens to you, who takes over?

تو مسکرا کر کہتے ہیں I have never thought of it. جناب! اس کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ

"God forbid, if anything happens to the President of Pakistan, Chairman which is you, your honour becomes the Acting President.".

جناب آپ کہہ جاتے ہیں، کچھ نہیں ہو گا، یہ آپ کو throne نہیں دیں گے And Article 49 clearly, states sir,......

Mr. Chairman: Please, stay relevant.

Mr. Muhammad Enver Baig: Thank you sir. Sir, absolutely relevant. Now, sir, coming to economy, the General and his economic managers keep on trimming to the poor people of Pakistan

کہ economy has taken off, پہلے take off کر رہے تھے، ایک engine خراب ہو گیا، اب

کہتے ہیں کہ take off ہو گیا ہے۔ In the year 2000-2003 sir, you will be shocked to learn that 751 people committed suicide because of no jobs, 751 people killed themselves and out of 751, 60% were young people after graduation.

Sir, economy بہت اچھی چل رہی ہے and thank you General for getting these people killed. As far as the other businesses are concerned Mr. Chairman, in Karachi or in Pakistan, let me be precise that there are about 100 rich

families who have made billions and billions of rupees in the last 8 months or 9 months in the Karachi Stock Exchange, total speculation. So, obviously, when the economic mangers go and meet, they meet all these top businessmen and for them economy is working because of making

karores and karores of rupees but آپ ایک غریب آدمی سے جا کر پوچھیں کہ اس کو

So, obviously, for the rich - نہیں ملا ہے، clean drinking water اس کو کھانا ملا ہے،

وہ that the economy is perfect, it is doing a wonderful job but for the poor

travel کل کے مرتے ہوئے آج مریں اور ہماری جان چھوڑیں۔جناب ہمارے جو سینیٹ کے

expenditures for foreign travel ہیں، جیسے آپ کو پتا ہے، ماشاء اللہ ہم لوگوں نے آٹھ

25 members کا مہینوں میں سب ختم کر دیا ہے۔جناب آپ سے request کروں گا کہ آپ

and let's go to گوالمنڈی۔ وہاں لاہور میں ایک ہوٹل میں جا کر رہتے delegation ایک بنائیں

Senators کے Opposition اور Senators کے treasury benches ہیں اور ہمارے کو

لے جائیں اور ان غریبوں سے پوچھیں کہ کیا آپ کو روٹی مل رہی ہے، کھانا مل رہا ہے؟ کراچی

اورنگی ٹاؤن میں چلیں، ان لوگوں سے پوچھیں، کیا آپ کو روٹی، پانی مل رہا ہے؟ Sir, اگر آپ

Defence کی کوٹھیوں میں بیٹھیں گے اور Sindh Club کراچی میں بیٹھیں گے تو وہاں آپ

I am ready to pay ' request ہے، آپ سے تو نہیں مل سکتا۔ message کا grass roots کو

so that at least, all be ، آپ یہ کریں my own expenses on this trip but sir,

Then sir, poverty کا حال کیا ہے؟ poverty کے اندر پاکستان کہ educated کا یہ حال ہے

poverty level has کہ ہے report کی ایک State Bank of Pakistan کہ ہمارے اپنے

poverty level has been کہ ہے report کی been increased. World Bank

first ملک everything is fine کہ کہتے ہیں economic managers مگر ہمارے increased.

sir.12 billion dollars کا اور ہیں پڑے ہوئے 12 billion dollars - چل رہا ہے class

5 billion dollars State Bank has confirmed that they کہ ہے یہ break down

have got it from the open market. The remittances of Pakistanis کے ہنڈی جو

before 9/11, the economic managers should thank to those تھے آتے ذریعے

۔آ رہا ہے سے banking channel کہ وہ سارا پیسہ آپ کو people who send after 9/11

And that remittances of three and half to four billion today, we thank you

very much General Pervez Musharraf sahib for what you have done. And

ان کو بہت دعائیں دیں گے۔ I am sure that the poor people of Pakistan

Sir, I would like to touch another issue which has even gone to the Supreme Court of Pakistan and that is the sale of Habib Bank, sir, this is the biggest decoity of the century, sir. The bank was sold at 22.409 billion rupees which constitutes to 51% of the shares. Agha Khan Foundation was told to pay 11 billion dollars down payment and the balance is payable in two years and please do not forget, Mr. Chairman, there is tax refund to Habib Bank which is 9.5 billion rupees. Habib Bank has 1425 branches in Pakistan, 48 branches in overseas and 25 off shore locations.

I am ۔جناب آپ banker رہے ہیں اور ماشاء اللہ بڑے چوٹی کے banker رہے ہیں

banking آپ in the United Kingdom alone آپ کو ہر چیز کا پتا ہے کہ sure

you have to pay five million sterling that is 60 crore of تو جائیں لینے licenese

Sir they can کی 48 branches ہی بیچ دیں license یہ اگر خالی rupees for a licenese

، تو کراچی حبیب بنک made 10 times more what they have made for the bank

Today the market value of that ۔ ہیں کر چکے visit جو آپ کئی دفعہ Head Office

property is 200 crores and the total assets, property assets of Habib Bank

11 down اور ہم نے اس کو 22.4 پر بیچا اور Sir اور world wide is 25 billion rupees

payable in two years. Now, I would like to appeal to the باقی اور لی payment

go into this enquiry and for نہ کریں hound ہمارے پیچھے NAB Chairman, please

God's sake, for the sake of the poor people of this country, bring those culprits in the court of law who are doing this bungling. A great asset for Pakistan which has been sold at peanut price. Thank you Mr. President for all this. I would like to touch upon the referendum which was held. Sir,

the procedure is laid down for the election of میں Constitution اس again

اس کی دھجیاں اڑا دی ہیں تو بہتر یہ ہے کہ اب میں یہ کسی تندور میں the President, Sir

جا کے ڈال دوں because it has no value at all. Thank you very much for the referendum. Mr. President, you have done a wonderful job for the poor people of Pakistan. [xxxx].

Mr. Chairman: Please keep in mind the time frame. Comment should not be made. they should be struck of the records.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: صحیح کہہ رہے ہیں آپ، میں نے خود کہا ہے۔

Mr. Muhammad Enwer Baig: I am sorry Bibi, my sister, my elder sister. I am sorry. Sir, can I continue?

Mr. Chairman: Please be relevant and be precise.

Mr. Muhammad Enver Baig: Sir, I would like to touch upon the foreign policy. This government has made three U turns

The first U turn has been on the Afghanistan اور ایک نیا U turn بھی ہو گیا ہے۔

policy, the second U turn has been on Kashmir policy and third U turn

has been on Nuclear policy and a new U turn جو ہوا ہے

General Pervez Musharraf was looking towards the people of Pakistan. He is looking across the Atlantic

یہ ایک نیا U turn آیا ہے۔

+ [++++ Words expungd by the orders of the Chairman.]

Sir, as far as the foreign policy is concerned آپ نے paper میں پڑھا ہوگا کچھ عرصہ پہلے that Pakistan High Commission in London was bugged by the British Intelligence Agencies. We protested. The Foreign Office of Pakistan made a hue and cry کہ ہم یہ کر دیں گے، ہم وہ کر دیں گے۔ A delegation was sent from here to enquire ان کو ایک message دیا۔

مسز پری گل آغا: ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔ انہوں نے کیوں ایسے کہا خواتین کے بارے میں۔ یہ سمجھتا ہے کہ یہ پیپلز پارٹی کا دور ہے۔ ان کے دور میں ایسی باتیں ہوتی رہی ہیں۔

Mr. Chairman: The honourable member has withdrawn his words. They may be struck of the record.

مسز پری گل آغا: نہیں، یہ کیوں کہا اس نے کہ بھئی عورتوں کو دیکھیں آپ ۔ کیوں اس کی ماں بہنیں نہیں ہیں۔

جناب محمد انور بیگ: جناب! یہ میری بہن ہے، یہ میری sister ہے۔

(مداخلت)

جناب محمد انور بیگ: جناب! میں نے ان کو کچھ نہیں کہا۔ میں نے تو آپ کو یہ کہا ہے کہ بھئی آپ ان کو زیادہ ٹائم دیتے رہے ہیں، ہمیں بھی دے دیں۔

Mr. Chairman: I am aware of the time, I am aware of the time

تشریف رکھیں آپ۔ Please try to conclude. Enwer. ۔

(interruption)

جناب محمد انور بیگ: جناب کر رہا ہوں۔ ذرا ان کو کہیں میمن صاحب کو۔

(مداخلت)

Mr. Muhammad Enver Baig: Sir, can I continue, he is taking all of my time.

جناب چیئرمین: میمن صاحب بیٹھیں ۔ Please try to conclude. Make it

very short because it has taken much more time than I allocated.

Mr. Muhammad Enver Baig: Thank you very much sir, I was talking about the Pakistan High Commission, the UK authorities told our people that you want to come back into Commonwealth, they said yes, they said O.K. keep quiet. So, I demand from the Pakistan Foreign Office that the enquiry report which was submitted by those three gentlemen, who have gone to the United Kingdom, that kindly be submitted to this House. Coming to the nuclear turn about....

Mr.Chairman: Please try to conclude now, be brief.

Mr. Muhammad Enver Baig: Sir, I would like to display an advertisement published by the gover nment of Pakistan on July 24th, 2000 "Sale of nuclear arsenals". I would like to demand from the government of Pakistan

کہ کن کن لوگوں نے apply کیا تھا

for this equipment, whether it was sold to them or not and whatever details they have, they should place it on the record of the Senate

اور ہمارے سب honourable members کو بتایا جائے کہ

what was the response of this advertisement which appeared for nuclear sale in July 2000.

Mr. Chairman: Please conclude now.

Mr. Muhammad Enver Baig: Mr. Chairman, finally, I would like to mention that this year 2004 is a very suspenseful year not for us but for my friends in the Treasury Benches.

کیونکہ 31st of December کو جنرل پرویز مشرف صاحب نے uniform اتارنا ہے۔

I hope he does, in case he does, sir, I would like to warn Mr. Musharraf that all the 'lotas' which he has formed, will go and try and trace some other general who will be the new army chief.

ان کا کوئی مذہب نہیں ہے'

they left the party, they will lead every party and every person. Therefore, what I would like to say in the end is Mr. Chairman, that people of Pakistan, the poor people of Pakistan do not deserve what the present government is doing. For God's sake, be brave, face the people and solve the problems of the common man of the state. Pakistan Zindabad.

Mr. Chairman: Miss. Pari Gul Agha. -------------- --

میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین صاحب! میں سب سے پہلے تو مشکور ہوں اپنی تمام بہنوں کا جو واپس ہاؤس میں تشریف لے کر آئیں اور میں ان کو پوری طرح سے یقین دلانا چاہتا ہوں کہ بیگ صاحب نے جو بات کہی تھی وہ غلط انداز میں سمجھی گئی۔ ان کا قطعی طور پر کوئی ایسا مقصد نہیں تھا۔ بہر حال اگر انہیں یہ ناگوار گزرا ہے تو میں Democratic Alliance and Peoples Party کی جانب سے ان سے معذرت خواہ ہوں۔

Mr. Chairman: Miss Pari Gul Agha. -------- Roshan Khurshid Bharucha:

Mrs. Roshan Khursheed Bharucha: Thank you Mr. Chairman, for giving me the floor. Mr. Chairman, first of all, I express my deep gratitude and congratulate the President on his address to the Joint Session on 4th January, 2004.

(اس موقع پر اذان کی آواز سنائی دی)

Mr. Chairman : Would you like to adjourn for prayer then reassemble or you would like take at least two or three speakers and then adjourn.

I think we can adjourn. Please continue Mrs. Bharucha. دو تین سپیکر کر کے

Mrs. Roshan Khursheed Bharucha : Mr. Chairman, I would like to highlight the four most critical points which the President has said. First was the nuclear, then it was terrorism, corruption and of course, the Kashmir problem.

Nuclear, I know the Opposition as well as the Treasury Benches have talked a lot about it. The programme which they say, it's a roll back, it is not like that, it is going to be strengthened more and more. Now coming to the terrorism, on one part we talk of terrorism, we say this is happening, we are talking of terrorism, everything is happening on the border and at the same time terrorism is happening in our own country. My own home town Quetta and remote town of Kohlu, where everyday there is pipe blasting and all. Why is this all happening? Do the Opposition brothers not want that we should stop. I feel terrorism has to be stopped and action should be taken and whatever action, our President or our Government is taking, I think, it is very positive action and certainly nobody would like to stay in this condition. So, whatever the Opposition is keeping on, one day they are saying against terrorism, the other day they were saying another thing. Why is this happening? One side they think so and so things have happened on the border, other side

the same Opposition, my brother from Balochistan says why is there a blast? So, we don't understand what point they want to make clear. But where the terrorism is concerned, terrorism should be stopped.

Now coming to corruption, definitely corruption has not just started recently, corruption has been there for so many years. It is not for these four years. It is these four years where corruption has been stopped. Merit is there, justice is there. There use to be no merit before. There was no justice before. I know my Opposition brothers, they like to critise but they should also learn to appreciate some good points. Criticism: everybody can criticise, anybody can stand up and criticise; but you need a heart to appreciate somebody good work and I am sure they should also appreciate, I know there were few good people who kept on criticising by saying thank you , Mr. Musharraf, but they did not thank him for his good work which he has been doing for the last four years. I think we should be very proud of our leader. He is the patriot. He is the nationalist, he is a man of determination. I would call him a man of vision. He knows what is going to come forward, he is fighting for it. He is not living for today, he is living for tomorrow. He is living for our children to come up. He wants peace in the country.

Now, I would also like to talk on minority. Being a minority, I would like to say to my brother minorities and all who kept on saying that there are no.........Minorities have been very well kept in Pakistan. I would never call myself a minority. I would always say, I am a Pakistani. I have got all the rights over here. I am very thankful to the President Mr.

Musharraf for bringing this Joint Electoral. We have also got reserved seats. We can also stand in general elections as well as we have reserved seats so we should be thankful to him from the minority side.

Now, coming to the women. Well, a woman said nothing has been done for women but let me tell you. It was in his regime that "honour killing" was considered as "murder". A lot have been done for women. So, we, women cannot say that nothing has been done for women. I would like to quote here Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah has stated in 1944 and I quote "I wish to impress on you that no nation can rise to the height of glory unless your women are side by side with you". And that is what our President has done. He brought this 'Devolution of Power'. He brought power to the people. He gave 33 per cent seats to the women. Today our councillors are also women and they are working at the grass roots level. So we should be again thankful to our President Mr. Musharraf for giving such a lot to the women of Pakistan.

Now, coming to Balochistan, my dear brother kept on telling that nothing has been done in Balochistan, nothing, just sitting here and shouting here in Senate, I think, that is not the right way. What we have to do

میرے بھائی، ہم نے ground پر جا کر کام کرنا ہے۔ ہم نے grass roots level پر کام کرنا ہے۔ یہاں پر جذباتی speeches سے کام نہیں چلتا۔ خود کام کریں۔ باہر والے آ کر آپ کے لئے کام نہیں کریں گے۔ دوسرے provinces آپ کے لئے کام نہیں کریں گے۔ یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے province کے لئے خود کام کریں۔

ہم کہتے ہیں کہ ہمارے province کے لئے ان چار سالوں میں کوئی کام نہیں ہوا۔ Let

me tell you, کیوں نہیں کام ہوا Water Supply Schemes in Quetta city, Gwadar
Deep Sea Port, Mirani Dam, Kachi Flood Kanal, Saifullah Magsi Drain
Project, Makran Coastal Way. roads کتنے سارے roads بنے ہیں۔ گوادر۔خضدار روڈ
under construction ہے۔ کوئٹہ۔چمن روڈ، سبی۔ کوئٹہ روڈ، گیس جو اتنے سالوں سے بلوچستان
میں نہیں تھی۔ ہم again شکرگزار ہیں اپنے President کے جنہوں نے زیارت میں گیس مہیا
کی۔ ہمارے پختون بھائیو! آپ کو خوش ہونا چاہیئے کہ زیارت تک گیس آ گئی ہے۔ انشاء اللہ قلعہ
سیف اللہ اور مسلم باغ تک بھی آئے گی۔ Specially میں رضا محمد رضا کو کہنا چاہتی ہوں جو ہر بار
پاکستان کے خلاف بڑی جذباتی speech کرتے رہتے ہیں۔ میرے بھائی! بہت سارا کام ہو رہا ہے۔
آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں، grass roots پر کام کریں تب آپ کو پتا چلے گا کہ کیا کام ہو رہا
ہے اور کیا نہیں ہو رہا۔ ہمیں کبھی بھی ناشکری نہیں کرنی چاہیئے۔ ہمیں خدا کا شکرادا کرنا چاہیئے۔
ہمیں ہمیشہ positive خیالات رکھنے چاہئیں، negative خیالات کبھی نہیں رکھنے چاہئیں۔

میرے ایک بھائی نے یہ بھی کہا NCHD کے بارے میں کہ یہ NCHD ایک NGO
ہے اور سارا پیسہ اسے دیا جاتا ہے۔ اس کے ممبر اور بورڈ ممبر عیاشی کر رہے ہیں۔ یہ میرے بڑے
پیارے بھائی ہیں۔ میں ان سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میں بھی NCHD کی ایک board
member ہوں۔ جتنا کام NCHD نے grass roots level پر کیا ہے اتنا میرا خیال ہے کوئی
بھی نہیں کرتا۔ مستونگ میں، میں اپنے province کی بات کروں گی جہاں NCHD نے بہت
کام کیا ہے۔ Instead of going hateful جی ہم تو واشنگٹن سے آتے ہیں، آپ grass
roots level پر آئیں جی، آپ مستونگ آئیں، پشین آئیں پھر میں آپ کو بتاتی ہوں۔ آپ یہاں
بیٹھ کر آسانی سے بات کر لیتے ہیں۔ میری اپنے بھائیوں سے یہی درخواست ہو گی کہ please
criticism all the time does not suit us جب ہم یہ کہتے ہیں کہ جی foreigners آ گئے،
بارڈر پر یہ ہو رہا ہے، یہ سب کچھ ہو گا۔ جب تک ہم خود united نہیں رہیں گے۔ ہم ہمیشہ criticism
کرتے رہتے ہیں۔

Let us not always criticise, let us not dig out past, let us see the present, let us think about our future, let us not always think negative, let us learn

to appreciate, let us join hands to make the future of our children so strong and safe. Let us speak good, let us think good, let us do good things.

قائد اعظم محمد علی جناح کے یہ الفاظ تھے Discipline, Faith and Unity. جب تک خود ہم میں discipline نہیں ہو گا، کیسے ہم discipline رکھیں گے؟ جب اس ہاؤس میں ہم discipline نہیں رکھیں گے، پارلیمنٹ میں نہیں رکھیں گے تو ہم کس طرح اپنے لوگوں سے discipline چاہتے ہیں۔ ہم میں جب faith ہی نہ ہو، ہمارے لوگ جب کچھ اچھا کام کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس کام کو appreciate ہی نہیں کرنا چاہتے، جب ہم appreciate نہیں کریں گے، بیٹھ کر criticise کرتے رہیں گے تو ہم ترقی کیسے کریں گے۔ بہت افسوس کی بات ہے۔ جب ہم کبھی کبھی criticise کرتے ہیں تو ہمیں healthy criticism کرنی چاہیئے۔ ہم میں اس سے unity ہو گی۔ unity بہت بڑی چیز ہے۔ جب تک ہمارا آپس میں ملک میں اتفاق نہیں ہو گا، ہم کس طرح کہیں کہ جی یہ ہو رہا ہے، وہ ہو رہا ہے، جب ہمارے اپنے اندر ہی اتفاق نہیں ہے، ہمیں چاہیئے کہ ہم آپس میں اتفاق کریں۔

قائد اعظم کے ان تین الفاظ میں بڑا وزن ہے۔ وہ کہتے تھے، Unity, Discipline & Faith. اگر ہم ان پر عمل کرکے چلیں تو I am sure ہم سب سے زیادہ ترقی کریں گے۔ In the end میں اپنے بھائیوں سے کہوں گی کہ please وہ بات کریں جو حقیقت ہے، صرف بولنے کی خاطر یا criticise کرنے کے لئے کہ Treasury Benches بیٹھے ہیں اس لئے ہم نے بولنا ہے، please اس طرح نہ کریں۔ Specially میں اپنے بلوچی بھائیوں سے کہوں گی please بار بار یہ نہ کہیں کہ ہم deprived ہیں، ہمیں کچھ ملتا نہیں ہے، ہم اپنے آپ پر رہنا چاہتے ہیں۔ میں اپنے ایم ایم اے کے بھائیوں سے درخواست کروں گی کہ آپ یہاں بیٹھ کر روتے رہتے ہیں نجانے کیا، کیا، پاکستان پہلے، پاکستان پہلے مشرف صاحب کہتے ہیں، ہمیں تو پانی بھی نہیں ملتا، وہاں تو Health Minister آپ کا اپنا ہے، Education Minister آپ کا اپنا ہے، Irrigation Minister آپ کا اپنا ہے، Speaker آپ کا اپنا ہے، Senior Minister آپ کا اپنا ہے، آپ کا رونا کیا ہے؟ ہمارا رونا یہی ہے کہ ہمیں honestly hard work کرنا چاہیئے۔

اور آج ہم طے کریں کہ ہم سب مل کر کام کریں گے تب ہی یہ ملک ترقی کرے گا۔ یہ وقت گزر جائے گا، یہ دن گزر جائیں گے ، ہم روئیں گے ، شور مچائیں گے کہ یہ نہیں ہوا، وہ نہیں ہوا، مگر کسی نے یہ کہا کہ ہم آپ کو suggestion دینا چاہتے ہیں، ہم آپ کو suggestion دیں گے، ideas دیں گے ، solutions دیں گے کہ ہم ملک کو کیسے آگے لے کر چلیں ۔ یہاں بیٹھ کر یہ ہمارا کام ہے ، صرف past پر ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنا ، کہ اس حکومت نے یہ کیا ، دوسری حکومت نے وہ کیا : اس سے ہم کبھی بھی ترقی نہیں کریں گے ۔ Thank you, Mr. Chairman, I have taken your lot of time. Thank you.

Mr. Chairman: Raza Muhammad Raza, on a point of personal explanation, please keep it brief.

جناب رضا محمد رضا۔ جناب والا! میں محترمہ بھروچہ صاحبہ کی بات کا جواب دوں گا۔ اس سے پہلے ایک فاضل سینیٹر اسماعیل بلیدی صاحب نے اپنی تقریر میں پونم کے حوالے سے بات کی تھی۔ وہ ہمیشہ یہ کہتے رہے ہیں کہ پونم والوں نے جنرل مشرف کے اعلان کردہ انتخابات میں حصہ کیوں لیا، local government میں حصہ کیوں لیا، الیکشن میں حصہ کیوں لیا؟ ہم ایسے صاحبان کی خدمت میں عرض کریں گے کہ ہمارے اس ملک کے بانیوں نے، قائد اعظم محمد علی جناح نے، اس ملک کے خواب دیکھنے والے ہمارے شاعر مشرق علامہ محمد اقبال نے، اس ملک کی تمام سیاسی پارٹیوں نے جو اس وقت وجود رکھتی تھیں، انگریز کے 1935 کے ایکٹ کے تحت انتخابات میں حصہ لیا۔ گو کہ ہمارا مطالبہ تھا اس ملک کو آزاد کرنے کا ، انگریز کو دیس سے باہر نکال کرنے کا۔ ایک وائسرائے بیٹھا تھا، تمام اختیارات اس کے پاس تھے ، اس کے باوجود ہم انتخابات میں حصہ لیتے رہے۔ جب تک ہم ایک سیاسی عمل کرتے ہیں ، جنرل مشرف اپنا کام کرتے رہیں گے ۔ آئین کی پامالی کرتے رہیں گے، ہمارے عوام کے بنیادی حقوق کو غصب کرتے رہیں گے، ہم ان ایوانوں کو بھی اپنے عوام کی ، پارلیمنٹ کی بالادستی کے حق کے لئے استعمال کرتے رہیں گے۔

دوسری بات یہ ہے جناب والا! کہ ایم ایم اے والے ساتھیوں نے کہا کہ ہم نے کیا

کیا ہے، ہم تو معصوم لوگ ہیں، ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ ہم نے تو اپوزیشن کے لئے کچھ کمایا ہے، جب کہ ان کی خدمت میں ہمارا کہنا یہ ہے کہ اس ملک کی جمہوری سیاست کی تاریخ میں کسی نے بھی اپنے عوام کے خلاف اور اس ملک کے خلاف اتنا سنگین جرم نہیں کیا ہے۔ جو کام جونیجو نہیں کرنا چاہتا تھا، انہوں نے وہ کام کیا۔ تو جناب چیئرمین! اس ملک پر مارشل لا۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین ۔ رضا صاحب! آپ کا personal explanation ہوگیا۔ چونکہ آپ کا نام انہوں نے لیا تھا تو میں نے کہہ دیا کہ ٹھیک ہے بتائیں۔ باقی تقریر آپ پہلے ہی کر چکے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ! آپ تقریر شروع کیجیے. Please رضا صاحب! آپ کو موقع مل گیا تھا، اس کو صحیح استعمال کرنا تھا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں انصاف سب کے ساتھ کر رہا ہوں۔ آپ بیٹھیں، آپ تشریف رکھیے۔ آپ کو پہلے بہت وقت مل چکا تھا، آپ کو اس وقت کہنا چاہیے تھا۔

جناب رضا محمد رضا: میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے پاکستان کے خلاف کوئی کام نہیں کیا، پاکستان کا آئین توڑنا سب سے بڑا جرم ہے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ توڑنا سب سے بڑا جرم ہے۔ عوام کو حقوق نہ دینا سب سے بڑا جرم ہے اور ہم نے ہمیشہ اس چیز کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیے رضا صاحب، آپ کی بات ہوگئی ہے اب آپ تشریف رکھیے۔ جی آپ شروع کریں۔ رضا صاحب! تقریر نہیں ہو رہی ہے۔ آپ کا point of order ہو گیا ہے، آپ ذرا سمجھیں پارلیمانی روایات کو۔ ڈاکٹر کوثر فردوس۔

ڈاکٹر فردوس کوثر : شکریہ۔ جناب چیئرمین! جنرل پرویز مشرف صاحب کے خطاب میں شروع کی جو بات ہے اس سے حقیقتاً میرا دل خوش ہوا ہے اور میں اس کا ذکر بھی یہاں کرنا چاہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ، "شروع میں ہی علامہ اقبال کے دو خوابوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کا پہلا خواب جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ، آزاد اور خودمختار مملکت کا قیام تھا اور دوسرا خواب اس مملکت کو حقیقی اسلامی، فلاحی ریاست کے طور پر دنیا کے لئے ایک

روشن مثال بنانا تھا۔ قائد اعظم کے ذریعے قیام پاکستان کی شکل میں اقبال کے پہلے خواب کی تکمیل تو ہوئی لیکن افسوس سے کہنا پڑا ہے کہ ایک طرف ہم اسلام کی اصل روح نہیں پہچان سکے اور دوسری طرف ہماری پچاس سال سے زیادہ کی تاریخ اور کارکردگی ایسی نہیں کہ ہم اپنے قائد کے سامنے سرخرو ہوسکیں"۔

آگے جناب! انہوں نے ذکر کیا ہے ان چار الزامات کا جن کا پاکستان کو سامنا ہے اور یہ چار الزامات دنیا کی طرف سے لگائے گئے ہیں۔ وقت چونکہ کم ہے، میں اس میں سے ایک بات ہی لوں گی اور ایک خواتین کے حوالے سے بات لوں گی۔ مگر میں کہنا یہ چاہتی ہوں کہ پالیسی کے حوالے سے یہ ایسے نکات ہیں جن پر ہمیں بات بھی کرنی چاہیے اور بحث بھی کرنی چاہیے۔ کچھ باتیں بظاہر چھوٹی سی لگتی ہیں لیکن ان کے اثرات بہت زیادہ ہوتے ہیں اور دیرپا ہوتے ہیں۔ جب دو parallel lines کے درمیان one degree کا angle بنتا ہے تو محسوس نہیں ہوتا لیکن آگے جا کر کہیں دور وہ lines ایک دوسرے کو قطع کرتی ہیں۔ اس لیے ہمیں بہت ساری ایسی باتیں جو in between the lines گزر رہی ہیں ان کو بھی غور سے دیکھنا ہوگا اور اس پر طے کرنا ہوگا کہ ہماری پالیسی کیا بننی چاہیے۔

پہلی بات جس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں وہ چوتھا الزام ہے جو انہوں نے کہا کہ "چوتھی بات ہمارے معاشرے کو ایک انتہا پسند اور intolerant society سمجھا جاتا ہے"۔ آگے انہوں نے کہا، "سب سے پہلے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان منفی تاثرات سے ملک کو کیسے نکالا جائے" اور پھر جو حل تجویز کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ "معاشرے میں انتہا پسندی کی لعنت چند گنے چنے افراد کی وجہ سے ہے جو انتہا پسند ہیں اور اسلام کی غلط ترجمانی کرکے اپنے تنگ نظر خیالات سب پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمارے ملک کو اندر سے کھوکھلا کر رہے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ملک کی بہت بڑی اکثریت مذہب سے لگاؤ رکھنے والی moderate ہے جو انتہا پسندی کو دل سے رد کرتی ہے" اور جو عملی نکتہ دیا ہے وہ یہ ہے کہ "میں آپ سے اور پاکستان کے عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ انتہا پسندی کے خلاف جہاد کریں تاکہ پاکستان کو مذہب کی روح کے مطابق moderate اور اسلامی، فلاحی ریاست بنایا جاسکے"۔

جناب! اس پر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ انتہا پسند اور intolerant society کون سی

ہے؟ یہ کس نے کہا؟ اس کی تعبیر کیا ہے؟ دوسرا حصہ یہ ہے کہ انتہا پسندی کی لعنت' اکثریت اس میں ملوث ہے اور کچھ moderate طبقہ ہے۔ یہ کون سے لوگ ہیں؟ یہ معاشرے میں کیسی تقسیم ہے؟ اور تیسرا جو علاج تجویز کیا گیا ہے کہ یہ factor یا sector جو ہماری آبادی کا حصہ بنتا ہے یعنی moderate لوگ وہ انتہا پسندوں کے خلاف جہاد کریں۔ ان تین نکات پر میں ذرا بات کروں گی۔

پہلی بات تو یہی ہے کہ یہ جو الزام لگایا گیا ہے' یہ الزام لگانے والے کون ہیں کہ ہم intolerant society ہیں' ہم extremist یا انتہا پسند society ہیں۔ اس میں جو عملی مظاہرہ ہے intolerant nations یا societies کا یا ممالک کا تو میرا خیال ہے کہ اس کے بہت سارے حصے سے ہم سب آگاہ ہیں۔ اس کا بالکل recent اور latest مظاہرہ ہوا ہے میں اس کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گی اور وہ فرانس میں جو کہ so called model democratic اور secular state ہے۔ وہاں کے صدر ژاک شیراک کہتے ہیں کہ اسکولوں میں ایسی کسی بھی علامت کو ممنوع قرار دیا جائے جس سے کسی مذہب کا اظہار ہوتا ہو اور وہاں کی وزیر تعلیم لکفیری یہ کہتی ہیں کہ مسلم بچیوں کے سر کے اسکارف اور اس کے بعد داڑھی اور رومال پر بھی پابندی لگا دی جائے گی ۔ انتہا پسندی کے یہ مظاہرے ہیں' extremist کی definition یا مظاہرے ہمیں ان اعلانات سے سمجھ آ رہے ہیں کہ وہ کیا ہیں ۔یہ بڑھتے ہی جائیں گے اور اس سے اگلی definition شاید یہ ہوگی یا اس سے اگلی ان کے لئے threat یہ ہوگی کہ مسلمان عورتیں جو اپنا پورا جسم ڈھانپتی ہیں وہ بھی ایک شناخت بنتی ہے اور جو بھی وہ طے کریں گے اور جو وہ چاہیں گے وہ final کر دیں گے کہ اتنا لباس ہمیں گوارا ہے اور اتنا گوارا نہیں ہے۔ حالانکہ UN کے basic human rights, declaration میں ہم سب جانتے ہیں کہ ہر انسان کو اس کی آزادی ہے کہ وہ جو مذہب چاہے اختیار کرے اور کو practise بھی وہ کرسکتا ہے ۔ اسکارف ایک مسلمان عورت کے ستر میں شامل ہے اور یہ فرائض ہیں کوئی نشان نہیں ہے ۔ کوئی ویسے اظہار نہیں ہے کہ choice ہو بلکہ یہ ایک بنیادی چیز بنتی ہے ۔

جناب والا! میں اس طرف بھی توجہ دلانا چاہوں گی کہ ہم نے تو یہ قبول کر لیا کہ ہم intolerant society ہیں حالانکہ خود پاکستان کے اندر کیا کرسچن مشنری سکول ہمارے ہاں نہیں

ہیں ؟ ہم ان کو اچھا سمجھتے ہیں ۔ کریچن بچے اور خود ہمارے بچے ان سکولوں میں پڑھتے ہیں اور ان کے بچے ہمارے سکولوں میں پڑھتے ہیں کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئی ۔حتیٰ کہ میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ سرحد میں ایم ایم اے کی حکومت جس کو fundamentalist label کیا گیا ہے انہوں نے بھی کوئی ایسی قانون سازی نہیں کی کہ عیسائیوں کے سکول الگ کیے جائیں یا کوئی نشان ایسے ہیں اور ان کو ختم کیا جائے۔ تو intolerant society ہم کتنے ہیں اور دنیا کتنی intolerant ہے اور ہم نے کس الزام کو آنکھیں بند کرکے تسلیم کرنا ہے اور کس کو دلیل کے ساتھ رد کرنا ہے، یہ فیصلہ ہمیں کرنا ہو گا۔

جناب چیئرمین ! دوسری بات میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اگر ہم کسی definition یا جو allegationsہم پر لگتے رہتے ہیں ان کو صاف کرنے میں لگ جائیں گے اور اس کے لئے ایک لائحہ عمل بھی بنا دیں گے تو ہم کہاں جا کر رکیں گے ۔ترکی کی مثال بھی ہمارے سامنے ہے ۔ یورپی یونین میں شامل ہونے کے لئے کیا کیا کچھ چھوڑ دیا گیا ہے لیکن شمولیت تو وہاں پھر بھی نہیں ملی ۔بوسنیا والوں نے اپنی شناخت کھو دی لیکن مسلمان تو ہیں اور اس سے وہ پھر نہیں سکتے ۔ اس لئے مسلمان ہونے کے ناتے اگر کوئی عتاب ملے ہے تو وہ ہمارے اوپر آنا ہی آنا ہے۔ ہم اس الزام تراشی کو صاف کرنے میں اپنی جتنی مرضی چیزیں چھوڑتے جائیں ہماری معافی نہیں ہوسکتی ۔ ہمیں طے کرنا ہوگا کہ ہم کتنا compromise کریں گے اور کہاں جا کر ہمیں کھڑا ہونا ہو گا۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ کہ انتہا پسند تھوڑے ہیں اور لعنت زدہ ہیں اور اکثریت moderate ہے ۔ میں اس پر بھی یہ کہنا چاہوں گی کہ ہم تو سب مسلمان ہیں اور ایک کلمہ طیبہ ہے جو ہم پڑھ کر اسلام میں داخل ہو کر مسلمان ہو جاتے ہیں ۔اس کے آگے وہ دعا ہے جو قرآن پاک میں ہیں اور آپ ہر نماز میں پڑھتے ہیں اھدنا الصراط المستقیم ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ اور اس کے جواب میں وہ پورا قرآن پاک الم ذالک الکتاب لاریب فیہ اور والناس آخری تیسویں پارے کے حرف تک آ جاتا ہے اور لاریب فیہ ہم کہہ کر اس کتاب کو لے لیتے ہیں اور پھر اس میں امنو کے ساتھ وعملو الصلحت کی شرط ہے اور وعملو الصلحت میں عبادات بھی ہیں ، اخلاقیات بھی ہیں ، معاشرت بھی ہے اور اس معاشرت میں dress code بھی ہے اس

میں ایک خاندان اور اس کا نظام بھی ہے۔

جناب والا! پھر آپ معیشت کی طرف آ جائیں۔ وہاں آپ کے کچھ اصول ہیں کہ سود نہیں ہوگا۔ تجارت ہوگی۔ پھر سیاست میں آ جائیں تو وہاں امرھم شوریٰ بینھم آ جاتا ہے یا جو سزاؤں کا ایک نظام اسلام دیتا ہے' اس کو نافذ کرنا ہے۔ یہ مسلمان معاشرے کی ایک پوری تصویر بنتی ہے۔ یہ بھی بالکل طے ہے کہ اس میں مختلف grades ہیں۔ ہم میں سے کچھ لوگ عمل میں کسی پہلو سے آگے ہیں اور کچھ پیچھے ہیں' سب برابر نہیں ہیں۔ تو جو dress code کے لحاظ سے آگے ہیں کیا وہ extremist ہیں اور جو پیچھے ہیں وہ moderate ہیں؟ اگر یہ بات ہے اور یہ تقسیم ہے جس کا ہمیں تھوڑا سا اشارہ فرانس کے اس بل کی طرف سے ملتا ہے جو کہ پاس ہو رہا ہے یا جو بات کہی جا رہی ہے۔ میں یہ بات آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گی کہ میرے اپنے گھر میں' ہم سب جانتے ہیں کہ ایک بچہ داڑھی والا ہے۔ اس کو آپ extremist کہتے ہیں اور دوسرا moderate نہیں بلکہ liberal ہے۔ اگر ایک ہی گھر میں ایک ہی فرد ایک دن میں ان شعائر کی پابندی نہیں کرتا اور اگلے دن وہ پابندی کرتا ہے تو کیا ایک دن extremist اور دوسرے دن وہ moderate ہو جائے گا۔ ایک گھر کے اندر' خاندان کے اندر یہ تقسیم موجود ہے۔ میں کہنا یہ چاہتی ہوں کہ اس تقسیم کے ذریعے سے معاشرے کو دو حصوں میں تقسیم کرنا اور ان کو باہم صف آراء کرنا ایک نئی مشکل ہے جس میں آپ اپنے معاشرے کو مبتلا کرنے جا رہے ہیں۔ پہلے ہی ہمارے ہاں بہت مسائل ہیں۔ یہ نیا مسئلہ خدارا! شروع نہ کیا جائے۔

تیسرا حصہ ہے جہاد کریں۔ جناب! جہاد کی definition کا تو ہمیں کسی کے پاس پوچھنے کے لئے نہیں جانا تھا۔ جہاد تو ہماری term ہے۔ اس کو تو ہم نے خود ہی define کرنا ہے۔ جہاد کیا ہے اور کس کے خلاف کرنا ہے؟ جناب! ہم بھارت کے ساتھ مسئلہ کشمیر حل کرانے کے لئے تو امن کے تعلقات چاہتے ہیں لیکن ملک کے اندر ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ moderate اٹھ کر extremist کے خلاف جہاد کریں۔ اب جہاد کے بارے میں بھی میں یہ بات رکھ رہی تھی کہ اس کو کون define کرے گا؟ جہاد کیا ہے جو ہم کرنے کا حکم دے رہے ہیں؟ کہ most authentic definition or accepted internationally in the muslim world کیا ہے؟ سند اس کی سورۃ النساء کی آیت نمبر ۷۵۔ اور کہا یہ گیا کہ "آخر یہ کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں

ان بے بس مردوں ، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پاکر دبا لئے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی اور مدد گار پیدا کر"۔ اور دوسرا سورہ بقرہ کی آیت ۱۹۰ اور ۱۹۱ میں ہے ۔

" اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔ ان سے لڑو جہاں بھی تمہارا ان سے مقابلہ پیش آئے اور انہیں نکالو جہاں سے تم کو نکالا ہے اس لئے کہ قتل اگرچہ برا ہے مگر فتنہ اس سے بھی زیادہ برا ہے ۔"

جناب! یہ دونوں aspects ہیں کہ ایک اقدامی جہاد ہوگا ، دوسرا دفاعی جہاد ہوگا ۔

اقدامی میں ----

"نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی اور نہ ہیبت نوائی" ، اس کے لئے نہیں ہوگا بلکہ basic human rights اور بے بسوں، کمزوروں کو جبر سے آزاد کرنے کے لئے ہوگا ۔ جہاد کا یہ مفہوم بنتا ہے کہ انسان پر سے انسان کی حکومت کو مٹا کر خدائے واحد کی حکومت قائم کرنا اور اس مقصد کے لئے جان توڑ کوشش کرنا جہاد ہے ۔جناب ! میں کہنا یہ چاہتی تھی کہ ہم نے اس جہاد کو جو طے شدہ ہے، اسے disputed بنا دیا ہے ۔ انہوں نے اس کی تشریح اور تعبیر کو نئے معنی دے دیئے ہیں ۔ ہمارے پاس تو وہ سند موجود ہے ۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ کہاں جہاد کرنا ہے ؟ اب جہاد ملک کے اندر کوئی civil war کی شکل ہی بنے گی۔ جب ہم یہ کہیں گے کہ انتہاء پسند اکثریت اٹھے اور وہ جو moderate مسلمان ہیں ان کے خلاف جہاد شروع کردیں ۔ میرا خیال ہے کہ یہ دشمن کی بہت بڑی چال ہے جس کو ہمیں سمجھنا چاہیے اور اپنے گھر کے اندر شروع نہیں کرنا چاہیے۔

آخری بات جناب ! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جنرل صاحب کے خطاب میں ہے کہ جو ملک اپنی خواتین کو برابری کی بنیاد پر مواقع فراہم نہیں کرتا وہ صحیح معنوں میں ترقی نہیں کرسکتا ۔ تعلیم ، صحت اور سیاسی عمل میں ہمیں عورتوں کو شرکت دینی ہوگی وگرنہ آنے والی نسلوں کا مستقبل کبھی بہتر نہیں ہوسکتا۔ جناب! اس پر میں صرف دو باتوں پر concentrate کروں گی ۔ ایک تو ہے برابری، دوسری ہے ترقی۔ ہمارا مفہوم اس میں کیا ہے ؟ یہاں پر بھی میں یہ کہنا چاہوں گی کہ وہ جو مشہور مقولہ ہے کہ آپ نے اگر پہلی اینٹ غلط رکھی تو بہت اونچی

دیوار بھی لے جائیں وہ ٹیڑھی ہی ہوگی ۔ اگر یہ دیوار اس پہلی اینٹ سے ہی ٹیڑھی بننی شروع ہوگئی تو یہ کوئی بھلا نہیں ہوگا اپنے معاشرے کے ساتھ بلکہ شاید یہ ایک نقصان ہی ہوگا۔ اب اس میں بھی میں بالکل agree کرتی ہوں جنرل صاحب کے ساتھ اور قرآن پاک بھی اس کی تائید کرتا ہے کہ اجر میں عورتیں برابر ہیں ۔ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۲ کا یہ ترجمہ ہے " جو کوئی بھی نیک عمل کرے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ہو مومن تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور رائی برابر ان کی حق تلفی نہ ہوگی۔" یعنی بحیثیت آزاد شہری کے اجر میں تو ہم اللہ کے ہاں برابر ہیں ۔ اس دنیا میں بھی، یہاں پر بھی، اپنے معاشرے میں بھی جان، مال اور عزت کی حفاظت، تعلیم اور کاروبار میں، منفعت کے لحاظ سے مردوں کے ہم بالکل برابر ہیں۔ محاسبے کے لئے، رائے دینے کے لئے، تنقید کے لئے اورمشورے کے لئے عورت کی وہی حیثیت ہے، اتنا ہی حصہ رائے کا ہے جتنا کہ مرد کا ہے۔ لیکن جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ایک نکتہ اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بنیادی اکائی خاندان ہے اور خاندان نکاح کے ذریعے سے وجود میں لایا گیا اور اس خاندان کے اندر role assignment ہے، distribution of duties and responsibilities ہے، ایک تقسیم کار ہے اور ان دونوں صنفوں کی تخلیق کرنے والے اللہ نے specially design کیا ان دونوں صنفوں کو ان roles کے لئے۔ وہ roles کیا ہیں؟ گھر کے basic unit, خاندان کے ادارے میں اولاد کی پیدائش اور تربیت کا بڑا کام عورت کے ذمے ہے اور اس duty کی وجہ سے عورت کو معاش کا پابند نہیں بنایا، مرد اس کا ذمہ دار ہے۔ وہ باپ ہے، وہ بھائی ہے، وہ شوہر ہے اور وہ اس کے لئے نان نفقے کا انتظام کرے گا۔ اس کا کھانا، اس کا کپڑا، اس کا گھر اور حیثیت ہو تو نوکر بھی رکھ کر دے گا، یہ اسلامی اصول ہے۔ باہر کی ریاست کی ذمہ داری ہے، ریاستی ذمہ داریوں کا، معاش کا بڑا بوجھ مرد پر ڈالا گیا ہے۔ قدغن نہیں ہے کہ عورت باہر نکلے اور کام کرے۔ وہ ضرور کرے گی لیکن جو بنیادی فارمولا یا اصول ہے وہ یہ والا ہے۔ اب ترقی کے جو اہم عوامل بنتے ہیں، اگر ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں تو میں یہ کہتی ہوں کہ اس میں human resources یا manpower اہم عوامل میں سے ایک اہم حصہ ہے اور اچھی تربیت کرنا اپنی اولاد کی کہ وہ ذمہ دار، دیانتدار اور محنتی شہری بنیں، ان کو اچھے اخلاق سکھانا اور پروان چڑھانا ایک اچھے معاشرے کی تعمیر کے لئے ضروری ہے۔ اور یہ ترقی کا ایسا حصہ ہے جو

معاشی تو نہیں ہے مگر اس کے بغیر معاشی ترقی بھی معاشرے میں خوشحالی تو لا سکتی ہے، خوشی اور سکون نہیں لا سکتی۔ اگر آپ اس طرح کا کوئی نظام بنا دیں گے جس کا تجربہ ہم مغرب میں دیکھتے بھی ہیں اور ہو چکا ہے کہ جب مردوں اور عورتوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانک دیا گیا تو گھروں سے، بچوں سے ماؤں کی وہ محبت جب چھینی ہے تو اس کے بعد معاشرے میں وہ بے راہ روی آئی ہے جس کے نتیجے میں یہ sexually transmitted diseases, Aids, بوڑھے والدین اور لاوارث کی پوری ایک لمبی کہانی ہے جس سے آپ سب آگاہ ہیں۔ تو میں یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ اس کے لئے برابری تو ہو مگر خاندان کے ادارے کی قیمت پر نہ ہو، اختلاط مرد و زن کے ساتھ نہ ہو، مغرب کے پیمانوں پر ناپ کر نہ ہو بلکہ اپنی نظریاتی بنیاد، اپنی معاشرتی اقدار اور اپنی تہذیبی روایات کے مطابق اپنے اپنے دائرہ عمل میں پوری آزادی ہمیں دی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ چھوٹی سی بات یہ ہے کہ ہم economic empowerment کی بھی اس وقت بات کر رہے ہیں کہ عورت کو economically empower کرنا ہے، ضرور کرنا ہے۔ لیکن اس میں بھی دو aspects ہیں۔ ایک تو Islamically empower کرنا ہے، میں نے جو کفالت کا ذکر کیا ہے کہ کفیل ہوگا اور اس عورت کی کفالت کرے گا۔ فرض کیا کہ کوئی نہیں ہے تو ریاست اس عورت کی کفیل ہوگی اور اس کے معاش کا بندوبست کرے گی۔ اس کے ساتھ مہر جو شادی کے وقت ایک تحفہ مرد عورت کو دیتا ہے، وہ دلوایا جائے، وراثت میں حصہ ہے مگر ہم اپنے بھائیوں سے نہیں لیتے کہ میکے میں بھی ہمیں کبھی جانا پڑتا ہے۔ اس پر عمل کرایا جائے کہ وہ وراثت ہمیں ملے۔ ہم job کرکے جو کماتے بھی ہیں گھروں میں اس پر عورتوں کو تصرف کی اتنی آزادی نہیں ہے جتنی اسلام دیتا ہے۔ Economic empowerment کا جو اسلامی تصور تھا اس کو implement کرایا جائے۔ دوسرا aspect, empowerment کا وہ ہے کہ عورت کو بھی discrimination نہیں ہے۔ ہم یہ دیکھ لیں کہ غریب کون ہے؟ اب غریب تو عورت ہو گئی کیونکہ اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے یا وہ کما بھی نہیں رہی ہے۔ لہذا، جو سکیمیں ہیں micro-credit scheme میں ہم irrespective of the sex discrimination کے بغیر قرضہ دیں گے تو ملے گا کس کو؟ عورت کو۔ اب اس عورت کو قرضہ مل گیا۔ jobs میں بھی آپ کہتے ہیں ہمیں empowerment کے لئے کوٹہ دیں گے اور کوٹہ plan جو ہے وہ ۵۰ فیصد تک

ے کر جائیں گے۔ ٹھیک ہے ضرور کوٹہ دیں۔ ۵۰ فیصد کوٹہ ادھر سے مل گیا۔ ۲۵ فیصد وہ اپنے talent یا open merit پر آ جائے گی۔ پیچھے ۲۵ فیصد مرد رہ جائے گا۔ تو یہ ہم کس معاشرے کی طرف جا رہے ہیں؟ ہم empowerment دیں مگر اس قیمت پر نہیں کہ مرد بے روزگار ہو جائیں اور عورتوں کو ہم روزگار دیتے جائیں۔ یہ ہمارے معاشرے کی قدریں نہیں ہیں۔ ہمیں ان چیزوں کو بھی check کرنا ہوگا۔ اس وقت ہم political empowerment کی بات کر رہے ہیں۔ ہم سب ہر forum پر اس کو بڑی خوشی سے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں 33% representation local government میں مل گئی ہے۔ ہماری 18% نمائندگی سینیٹ میں ہے اور 21.8 % قومی اسمبلی میں ہے۔ میں Inter-Parliamentary Union کی ایک picture آپ کے سامنے رکھنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے تمام ملکوں کی عورتوں کی representation کے لحاظ سے ایک فہرست مرتب کی ہے۔ اس میں پہلے نمبر پر روانڈا ہے، دوسرے نمبر پر پاکستان ہے، 49 نمبر پر U.K ہے اور 49 نمبر پر امریکہ ہے۔ امریکہ میں 14.3 کانگرس میں اور 13% سینیٹ میں نمائندگی ہے۔ 87 نمبر پر انڈیا ہے۔ 112 نمبر پر سری لنکا ہے اور 113 پر ترکی اور ایران ہیں جو کہ 4.1% ہے۔

جناب والا! ہمیں اپنی قدروں کے لحاظ سے بھی دیکھنا ہوگا کہ ہم جب یہ jump لگائیں گے تو ان ملکوں سے بھی کتنا آگے گزر جائیں گے جن کو ہم خود کہتے ہیں کہ وہاں عورتوں کو بہت آزادی ہے اور وہاں حقوق ملے ہوئے ہیں۔ میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ 98.9% نمائندگی مردوں کو دے کر کیا آپ نے معاشرے سے مردوں کے مسائل حل کر دئیے ہیں؟ پچاس سالوں سے نمائندگی کی یہی تصویر ہے نا؟ اب عورتوں کو اتنی نمائندگی اتنے سالوں کے لئے دے بھی دیں تو شاید مسائل پھر بھی وہیں پر رہیں۔ مسائل کے حل کا یہ طریقہ ہے اور نہ شاید یہ forum ہے۔ ٹھیک ہے یہاں پر بھرپور representation ہونی چاہیے لیکن ہمیں آنکھیں بند کرکے یہ تمام چیزیں follow نہیں کرنی چاہئیں۔

جناب چیئرمین: وقت کا خیال رکھیئے۔

ڈاکٹر فردوس کوثر: میں اپنی تقریر ختم کر رہی ہوں۔ آخری بات میں یہ کرنا چاہتی ہوں کہ اس معاشرے میں اگر ہم نے عورتوں اور مردوں کو دو اکائیوں میں تقسیم کر دیا اور اگر

اپنے اپنے حقوق کے لئے یہ اکائیاں باہم ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریبان ہوں اور وہ حقوق کے لئے کھینچاتانی کر رہی ہوں، ایک دوسرے کے مقابل ہوں، متحارب ہوں تو کیا صورت بنے گی؟ جب کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہمارے ہاں تو تصور یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے معاون ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے والے ہیں: ہمارے معاشرے میں ہمارا نام عورت نہیں ہے۔ ہمارا نام ماں، بہن اور بیٹی ہے اور اسی رشتے سے ہمارا تقدس ہے اور ہم اس رشتے کو اپنے معاشرے میں بحال رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ مرد اور عورت میں تعاون کی ایسی سبیل مقرر کی جائے کہ دونوں کے اشتراک عمل سے تمدن کے لئے ایک صحت بخش فضا پیدا ہو۔ اس کے مطابق اور اپنی قدروں کے مطابق ترقی کریں تو اسی صورت میں ہماری آنے والی نسلوں کا مستقبل بہتر ہو سکتا ہے۔ یعنی میں in nut shell یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہم اپنی ترجیحات کا تعین خود کریں۔ ہم خود طے کریں کہ ہم نے اپنی آدھی آبادی کو ترقی کے لئے کس طرح سے آگے لے کر جانا ہے۔ اپنی اقدار کے ساتھ کیسے لے کر چلنا ہے۔ علامہ اقبال نے کہا کہ

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا، نہ بن اپنا تو بن
من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہے، آتا ہے دھن، جاتا ہے دھن
پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من

جناب والا! بہت شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Sir, there is no quorum in the House.

Mr. Chairman: We are concluding any way. Thank you for

pointing it out. The House stands adjourned to meet again on Wednesday, the 3rd March, 2004, I think the consensus is 3.p.m. Wasim Sahib.

جناب وسیم سجاد: چھٹیوں کے بعد ممبران نے واپس آنا ہوتا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ پانچ بجے رکھ لیں۔ So, 5 p.m would be more appropriate.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے 5 p.m ہے۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! چار بجے کا وقت رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: آپ دونوں آپس میں مشورہ کر لیں۔

میاں رضا ربانی: چار بجے کا وقت ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: چار کے بعد عصر کا وقت ہو جاتا ہے۔ so, we may start at 5.00 p.m sharp. I request the members to be on time. Thank you.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علیٰ المرسلین والحمد لله رب العالمین۔

....

[The House was then adjourned to meet again at five of the clock in the evening on Wednesday, the 3rd March, 2004.]

....